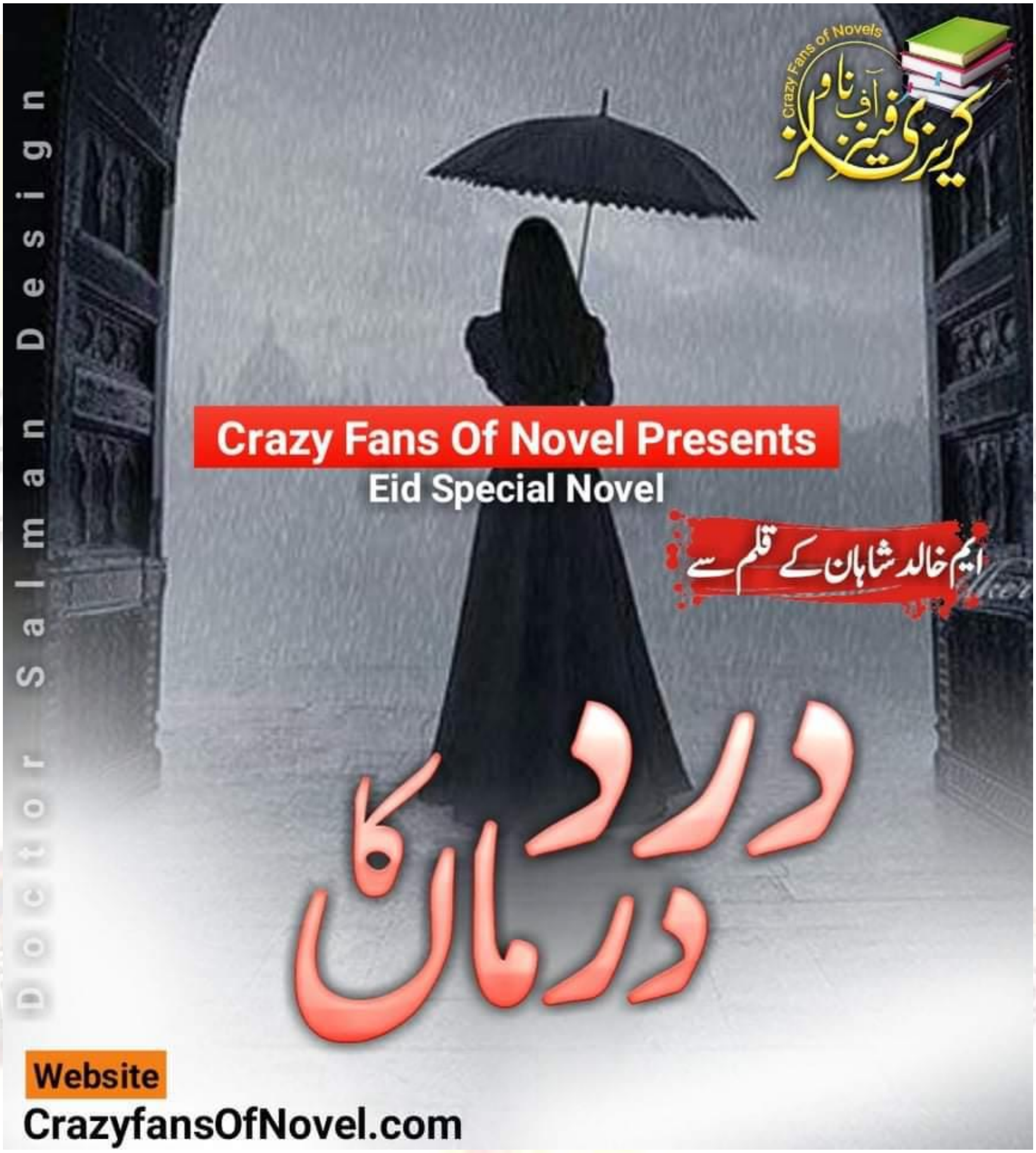

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

السلام علیکم !!!

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد مصنفہ / مصنف کے نام اور ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینز آف ناول اور مصنفہ / مصنف کے پاس محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔

نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائیٹ کو در پیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔

نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینز اوف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل زریع کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انشاءاللہ آپ کی تحریر دو دن کے اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

کریزی فینز آف ناول پبلیشرز

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : fb.me/CrazyFansOfNovel

Facebook Group : https://web.facebook.com/groups/292572831468911/

Website Url : https://crazyfansofnovel.com

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول!!!!!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

......درد کا دماں ......

محمد خالد شاہان

پورے ایک ہفتے بعد آج صبح ہی ہیبہ آئی تھی اور شام ڈھلنے سے پہلے واپس چلی گئی جواد کو یوں محسو

س ہو رہا تھا جیسے ٹھنڈی ہوا کا خوشگوار ہوا کا ایک جھونکا آکر گزر گیا ہو۔اس کہ آتے ہی انھیں یوں

لگتا تھا جیسے ایک دم ہی بہت سارے ہنگامے جاگ اٹھے ہوں اس کی موجودگی سے انھیں گھر میں

کیسی بھرپور رونق کا احساس ھوتا تھا حالانکہ وہ ان سے کم بات کرتی تھی اس کی زیادہ تر کوشش یہی

ہوتی تھی کہ وہ انھیں مخاطب نہ کرے وہ خود سوچ سوچ کر خود ہی بات کرتے مگر وہ ان کی بات کا

بہت ہی مختصر سا جواب دے کر خاموش ہو جاتی تھی ان کا کیتنا دل چاہتا تھا کہ ہیبہ ان سے بہت

ساری باتیں کرے کچھ آپنی کہے کچھ ان کی سنے۔ مگر اس کہ پاس تو کچھ کہنے سنینے کے لیے کچھ تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہی نہیں یا پھر وہ کچھ کہنا ہی نہیں چاہتی تھی۔وہ آکر بہت رسمی سے انداز میں انھیں سلام کرتی ان

کی خیریت پوچھتی اور کچھ دیر ان کہ پاس بیٹھ کر آپنے کمرے میں چلی جاتی۔اس کا یہ اجنبی سا

اندازان کہ دل کو بہت تکلیف دیتا تھا۔آپنے کمرے میں گسی ہوئ وہ پتا نہیں کیا کرتی رہتی تھی۔

دوپہر کہ کھانے کہ وقت ان کی ملاقات ہوتی وہ بڑی محبت سے ایک ایک ڈش اٹھا کر اس کہ

سامنے رکھتے اصرار کر کہ اسے کھلاتے اکثر اوقات خود سالن نکال کر اس کی پلیٹ میں ڈالتے۔

آپ رہنے دے میں خود کھالو گی۔بس اتنا کافی ہے مجھے زیادہ بھوک نہیں آپ خد بھی تو کھایے یہ

اور اس طرح کہ کہ اور جملے وہ سیدھے سپاٹ لہجے میں کہتی اور سر جھکا کہ کھانے میں مصروف

رہتی اس کہ کسی انداز میں خوشی ظاہر نہیں ہوتی تھی اور وہ خود کیتنی محبت نگاہو سے اسے کھانا کھا

تے دیکھتے رہتے تھے پورا ہفتہ وہ انگلیوں پر گن گن کر گزارتے تھے اور جس روز اسے آنا ہوتا تھا وہ

خانساماں سے کہہ کر اچھی اچھی ڈشیز تیار کرواتے زیادہ تر اس کی من پسند چیزیں پکواتے تھے۔ان

کا کیتنا دل چاہتا تھا کہ ویک اینڈ پر وہ فاخرہ آپا انجم بھائ اختر بھائ یا گل بیگم کہ گھر جانے کہ بجاے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سیدھی آ پنے گھر آجایا کرے اس جگہ جو اس کی آپنی جگہ تھی اس گھر میں رہے جو اس کا آپنا تھا مگر

وہ ایسا نہیں کرتی تھی ہمیشہ صبح نو دس بجے آتی تھی اور شام ڈھلنے سے پہلے چلی جاتی تھی انھیں بہت

افسوس ہوتا تھا ان کا دل دکھ کر رہ جاتا تھا آخر وہ ایسا کیوں کر تھی آپنا گھر چھوڑ کر دوسروں کہ گھر جا

کر رہنے میں اسے کیا ملتا تھا پہلے بھی تو وہ اسی گھر میں رہتی تھی پھر اب ایسی کیا بات ہو گئی تھی ان

چند و مہینوں ایسی کونسی تبدیلی آگئی تھی اس معاملے میں وہ جیتنا سوچتے دل کی ادسی اتنا ہی بڑھ جاتی

پھر وہ یہ سوچ کر شکر ادا کرتے کہ چلو یہ بھی غنیمت ہے کہ وہ چند گنٹھوں کہ لیے ہی سہی آتو جاتی

ہے اس گھر میں اگر وہ نہ ہی آتی تو وہ کیا کر لیتے۔وہ چند گھنٹے ان کہ لیے بڑی خوشی اور مسرت کہ

لمحے ہوتے تھے وہ ان کہ پاس زیادہ دیر نہیں بیٹھتی تھی ان سے زیادہ باتیں بھی نہیں کرتی تھی

لیکن پھر بھی اس کی موجودگی کا احساس انھیں طمانیت بخشتا تھا۔وہ اپنے کمرے میں ہوتی تھی لیکن

اس کہ چوڑیوں کی جھنکار ان کہ کانوں میں گونجتی رہتی تھی۔ایک طرف احساس خوشی اور احساس

اور دوسری طرف یہ خیال کہ وہ پھر چلی جاے گی اور وہ پورے ایک ہفتے تک وہ اس...... مسرت

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کی صورت دیکھنے کو ترستے رہے گے۔ پھر وہ خود ہوں گے اور ان کی تنہایاں۔۔یہ گھر ہو گا اور اس

میں گونجتے ہوئے سناٹے۔خوشی کی یہ گھڑیاں کتنی تھوڑی ہوتی تھی مسرت کہ یہ لمحے کتنے مختصر

ہوتے تھے مگر وہ کتنے بے بس تھے اس معاملے میں۔دل چاہتے ہوئے بھی وہ اسے اس گھر میں

رہنے پر مجبور نہیں کر سکتے تھے اس کی خوشی کہ سامنے ان کی آپنی خواہش کی اہمیت کتنی

تھی۔ہاسٹل میں رہنا اس کی خوشی تھی اور اس کی خوشی تو انھیں دنیا میں ہر شے سے بڑھ کہ عزیز

تھی۔وہ اس کی خوشی کو آپنی خواہش اور آپنی آرزو پر قربان تو نہیں کر سکتے تھے مگر کبھی کبھی وہ یہ

ضرور سوچتے تھے کہ حیبہ کو ان کی تنہائی کا زرا بھی خیال نہیں آتا تھا۔اسے گھر سے جاتے ہوے

اسے یہ احساس بالکل نہیں ہوتا تھا کہ وہ آپنے پھیچے کیسے سناٹے چھوڑ کہ جا رہی ہے آج بھی اس

وقت سے جب سے اسے ہاسٹل چھوڑ کر آے تھے وہ یہی سوچ جا رہے تھے گاڑی جب گرلز

ہاسٹل کہ سامنے رکی تو اس نے اترنے سے پہلے کہا اگلے ہفتے میں گھر نہیں آسکوں گی کیوں وہ چونک

پڑے فیاض بھائی پکنک کا پروگرام بنایا ہے اچھا کس جگہ جانے کا پروگرام ہے۔گارڈن۔ہوں اور

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کون کون جاے گا سارے کزنز ہوں گے انھوں نے امید بھری نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوے کہاں۔ تم جمعرات کو تو آسکتی ہو جمعے کی صبح کو میں تمھیں آپا کہ گھر چھوڑ آوٗں گا۔ نہیں رات کو وہیں رہنے کا پروگرام ہے گویاں جمعرات کی شام کو ہی تم لوگ پکنک کہ لیے چلے جاوٗ گے۔ جی۔ انھوں نے دبے لفظوں میں کہا میرا خیال ہے کہ رات کو ایسی جگہ پر رہنا مناسب نہیں ہے۔ اس نے دھیرے سے مسکرا کہ ان کی طرف دیکھا اور بولی۔ آپ خوف زدہ ہیں ہاں ایسی جگہو ں پر بعض اوقات بڑی خوفناک وارداتیں ہو جاتی ہیں۔ مگر ہم لوگ تو دس پندرہ افراد ہوں گے دو تین بزرگ بھی ساتھ جاے گے۔ اچھا ان کہ دل میں اداسی کی لہر دوڑ گئی۔ گاڑی کا دروازہ اس نے کھولتے ہوے کہا۔ آپ بھی ہم لوگوں کہ ساتھ چلتے۔ کس قدر رسمی سا انداز تھا نہ کوئی ضد نہ کوئی التجا اور نہ کوئی اسرار۔ بہرحال اتنا بھی غنیمت تھا کہ اس نے ان سے کہا تو تھا چلنے کہ لیے۔ اصرار نہیں کیا تو کیا ہوا وہ گاڑی کا دروازہ پکڑے ان کا جواب سننے کی منتظر تھی اور وہ اسٹیر نگ پہ ہاتھ رکھے اپنی سوچوں میں گم تھے۔ اس نے پھر کہا اگر آپ چلنا چاہیں تو میں ذوق بھائی سے کہ دوں گی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھامیں سوچوں گا پھر میں خود ہی ان کو اطلاع کر دو گا۔ٹھیک ہے اس نے گاڑی کا دروازہ بند کرتے
ہوے کہااور خدا حافظ کہ کر آگے بڑھ گئی ہاسٹل میں داخل ہونے سے پہلے اس نے ایک دفعہ پلٹ
کر دیکھااور آہستہ سے ہاتھ ہلا کر اندر چلی گئی اُنھوں نے بھی مسکرا کہ ہاتھ ہلایااور گاڑی اسٹارٹ کر
دی۔واپسی میں راستہ انھیں بہت طویل معلوم ہوا۔گھر تک پہنچتے پہنچتے ان کا دل ودماغ بھو جھل ہو
چکا تھا۔گاڑی پورچ میں کھڑی کر کہ وہ بر آمدے میں آے۔حیبہ کہ کمرے بند دروازوں اور
درچوں پر نگاں پڑتے ہی انھیں گھر کی ویرانی کا احساس ہواانھوں نے بر آمدے میں رک کر جیب
سے سگریٹ کا پیکٹ اور لائیر نکالااور ریلنگ کہ قریب کھڑے ہو کر سگریٹ سلگایااور وہی
کھڑے کھڑے دو تین طویل کش لیے پھر اندر چلے آے۔ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں
وہ بلا مقصد ہی چکر لگاتے رہے باورچی کھانے کے قریب سے گزرتے ہوے انھوں نے دیکھا خانسا
ماں اور اس کی بیوی اطمینان سے بیٹھے ہوے باتیں کر رہے تھے وہ ایک دم پلٹ آے وہ دونوں
انھیں دیکھ کہ کھڑے ہو گے معلوم ہوتا ہے کہ آج پھر تمھاری چھٹی ہے۔احمد نے کہا جی صاحب

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیبہ بی بی رات کہ لیے سالن تیار کر کہ گئی ہیں خانساماں نے دانت نکالتے ہوے کہا اچھا اور کیا پکایا

ہے ایک سویٹ ڈش بھی تیار کی ہے پر یوں ہی اس کی ترکیب ایک رسالے میں پڑی تھی۔احمد

قدرے مسکرے۔۔جی صاب اچھا انھیں معلوم ہے نہ کہ آپ کو میٹھا پسند ہے اسی لیے وہ آے دن

کچھ نہ کچھ بناتی رہتی ہے ہاں وہ کچھ نہ کچھ بناتی رہتی ہے اور تمھارے بھی مزے ہو جاتے ہے احمد

کہ ہونٹوں پر بکھری مسکراہٹ گہری ہو گئ۔خانساماں بھی اپنی بتیسی ظاہر کرنے لگا۔احمد نے کہا تم

حیبہ کو منع کیوں نہیں کرتے۔کہ وہ یہاں آرام کرنے آتی ہے اور تم اسے باورچی کھانے

خانساماں جلدی سے بولا صاحب میں تو بہت منع کرتا ہوں مگر وہ مانتی ہی نہیں خانساماں ...... میں

کی بیوی نے کہا صاحب جی وہ کہتی ہے کہ پورے ہفتے تو وہ گھر سے دور رہتی ہوں یہی تو ایک دن ملتا

ہے مجھے گھر کا کام کرنے کا۔ہوں۔احمد نیسگریٹ فرش پر ڈال کر پیروں سے ملتے ہوے کہا اور

باورچی کھانے سے باہر آے میں پورے ہفتے تو گھر سے دور رہتی ہو خانساماں کی بیوی کی آواز

بازگشت ان کا تعاقب کر رہی تھی۔حیبہ کہ کمرے کی طرف جاتے ہوے انھوں نے دل ہیدل

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں کہا۔تم سے کس نے کہا ہے حیبہ کہ تم اپنے گھر سے دور رہو۔یہ تمھاری اپنی خواہش اور خوشی

تھی۔بیڈ ساید ٹیبل پر حیبہ کی رنگین تصویر رکھی تھی بیڈ کہ نیچے اس کی سرخ چپل رکھی تھی اس

کہ کمرے میں رکھیں ہوئ چیزوں کو دیکھتے ہوے ان کی نگاہ الماری پر پڑی الماری میں چابی لگی رہ گئ

تھی شاید وہ الماری بند کر کہ چابی نکالنا بھول گئ تھی الماری کہ اندر لٹکتے ہوے ڈوپٹے کا ایک سیرا

دونوں پٹوں کہ درمیان دب کہ باہر نکل آیا تھا انھوں نے قریب جا کر الملری کو چیک کیا تو کہ

انھیں معلوم ہوا کہ وہ تو الماری کو لاک کرنا ہی بھول گئ تھی انھوں الماری کھول کر ڈوپٹے کا سرا

اندر کرنے کی کوشش کی تو کپڑوں کا ایک ڈھیر سا ان کہ قدموں میں آن گرا۔انھیں احساس ہوا

الماری میں کپڑے بڑے بے ترتیبی سے ٹھنسے ہوے تھے کپڑوں کہ علاوہ اور بھی چیزیں موجود

تھیں اسی چکر میں کپڑے زمین پر آگرے تھے انھوں نے کپڑے اٹھا کر اسی طرح الماری میں

ٹھوسنے کی کوشش کی تو پرانی ڈایریاں زمین پر گر پڑیں انھوں نے ڈایریاں بھی اٹھا کر الماری میں

رکھ دیں مگر پھر ایک دم ہی ان کا دل چاہا کہ وہ اس کی ڈایری پڑھیں وہ ہاتھ بڑھاتے بڑھاتے رک

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جاتے چار پانچ منٹ ایسے ہی گزر جاتے کہ کھولیں یا نہیں اسے پڑھیں یا نہ پڑھیں۔پہلے انھوں نے سر سری سی نگاہ ڈالی۔ مگر دو تین جگہ اپنا نام دیکھ کر ان کا تجسس بڑھ گیا اور وہ پڑتے چلے گے وہ تمام اورق جن میں ان کا ذکر تھا یہ گزشتہ سال کی ڈایریاں تھی نیا سال شروع ہوے چار ہی مہینے ہوے تھے اور نیو سال کی ڈایریاں یقیناً اس کہ پاس ہو گی الماری میں دو تین اور بھی ڈایریاں رکھی ہوئ تھیں مگر احمد کو اب نہ نیم سال کی ڈایریاں پڑھنے کا تجسس تھا اور نہ نیو سال کی ڈایری پڑنے کا۔

انھوں نے جو کچھ پڑھ لیا تھا وہ ہی ان کی آنکھیں کھول دینے کہ لیے کافی تھا جانے کیتنے پردے سمٹ گے تھے ان کی نگاہوں سے جانے کتنے نکاب الٹ گے تھے اور وہ جسے اپنا سرمایا تصور کیے بیٹھے تھے وہ جس کی ہر حرکت ان کہ لیے حیران کن تھی اور پرشیان کن بھی آج اپنے تمام ترجذبات اور احساسات کہ ساتھ سامنے موجود تھی بالکل ایک کھلی ہوئ کتاب کی طرح اس کہ احساسات آج ان پر عیاں ہوے تو کس طرح۔ کیسی قیامت ڈھا گے تھے ان کہ دل ودماغ میں۔ کتنی تکلیف دہ با تیں تھیں۔ کیسے روح فرسا خیالات تھے ان کے دماغ کی ساری رگیں کھنچی جا رہی تھیں دل اتنے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زور زور سے دھڑک رہا تھا جیسے دھڑک دھڑک کر بس اب ہمیشہ کے لیے رک جاے گا آج

انھیں معلوم ہوا کہ حیبہ کی وہ بیانگی لاتعلقی کس لیے تھی۔اس کہ اور احمد کہ درمیان اجنبیت کی وہ

کس لیے کھڑی تھی انھوں نے کیتنا چاہا مگر اجنبیت کی دیوار کو نہ گرا سکے انھوں نے کتنی کوشش کی

مگر اپنے اور حیبہ کہ درمیان کی خلیج کو وہ پاٹ نہ سکے ظاہر ہے ان کہ چاہنے سے اور ان کی

کوششوں سے کیا ہو سکتا تھا اس کہ دل و دماغ میں تو شکوک غلط فہمیوں اندشوں اور وسوسوں کہ نا

گ پل رہے تھے احمد اپنے دل کی تمام تر نکیوں اور تمام تر پاکزگیوں کے باوجود حیبہ کہ نزدیک کیا

تھے یہ تو انھیں آج ہی معلوم ہوا۔انھوں نے اسی بے ترتیبی کہ ساتھ ساری چیزیں الماری میں

ٹھونسی اور الماری لاک کیے بغیر چابی اسی طرح چھوڑ کر اپنے کمرے میں آے۔اور بے جان سے

ہو کر گر پڑے۔ان کہ ہاتھوں میں ہلکی سی لرزش تھی اور دل بے تحاشا دھڑکے جا رہا تھا وہ ان

لمحوں کو پچھتا رہے تھے جب انھوں نے حیبہ کی الماری کھلی تھی کاش وہ اس کی المری نہ کھولتے اور

اگر الماری کھول ہی لی تھی تو اس کی ڈیری نہ پڑھتے۔انھوں نے سوچا اس قدر تکلیف وہ انکشاف تو نہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Dard Ka Daman | By M Khalid Shahan (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوتا ان پر ان کہ جذبات و احساسات ان پر عیاں تو نہ ہوتے وہ اتنے بے سکون تو نہ ہوتے اس وقت

احمد کا دل چار رہا تھا کہ وہ ان تمام کتابوں کو آگ لگا دیں انھیں جلا کر راکھ کر دے جنھیں پڑھ کہ حیبہ

کے دلوں دماغ نے سوچوں کا یہ انداز اپنایا تھا یہ کتابیں اور کہانیاں ہی تو تھی جنھوں نے حیبہ کو ان

سے اتنی دور کر دیا تھا یہ کیسی کہانیاں تھیں اور کیسے قصے تھے جنھیں پڑھ کر مقدس رشتوں پر سے

بھی انسان کا اعتماد اٹھ جاتا تھا ان کہ ارد گرد تیز و تند آندھیاں تھیں اڑتے ہوے بگولے تھے ایک

شور تھا جو کانوں پر دے پھاڑے دے رہا تھا ایک تلاطم تھا ایک طوفان تھا جس میں ان کا وجود ایک

بے ٨س تنکے کی مانند بہا جا رہا تھا لمے سر کے وقت گزرا تو تو وہ قدرے نارمل ہوے لیکن پھر بھولی

بسری یادوں نے انھیں آن گھرا وہ بے چین ہو کر اٹھ بیٹھے بستر کہ قریب ہی ان کی اور عالیہ کی

تصویر تھی انھوں نے دونوں ہاتوں سے تصویر تھام کر اپنے قریب کر لی۔ عالیہ کہ چہرے پر زندگی

سے بھرپور مسکراہٹ تھی اور وہ خود کتنے مطمن نظر آرہے تھے۔ انھوں نے زیرے لب کہا میں

نے تم سے شادی کر کہ بہت بڑا جرم کیا ہے عالیہ۔ مگر تصویر بے زوبان تھی اس کہ ہونٹوں کو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کوئی جنبش نہ ہوئی۔انھوں نے دل ہی دل میں کہا خداوند میں سچ مچ گناہ گار ہوں۔انھونے تصویر

ٹیبل پر رکھ دی اور آنکھیں بند کر کہ بیٹھ گے معلوم نہیں وہ کیوں حیبہ کہ خیالات جان کہ خود اپنی

نگاہوں میں گر گے تھے وہ اپنے آپ کو بہت ہی حقیر محسوس کر رہے تھے حانکہ وہ جانتے تھے وہ

بے قصور ہے بالکل بے قصور مگر یہ شک کا ناگ اور اس کا زہر اپنا اثر کیے بغیر بھلا کب رہتے ہے

انھوں بستر پر لیٹے لیٹے دوسرا سگیٹ سلگا یا اور دوسرا تکیہ بھی اٹھا کہ سر کہ نیچے رکھ لیا دھویں کہ

کمرے دھواں بھر......مرغولے اور بلند ہوتے چلے گے انھوں نے لگاتار دو سگریٹ پھونک ڈالے

گیا مگر انھوں نے اٹھ کر درچے کہ پٹ نہیں کھولے۔وہ اسی طرح لیٹے رہے بیتی ہوئی گھڑیاں اور

وہ چودیں کی رات تھی ....بیتے ہوے لمحے انیھں آج پھر یاد آرہے تھے

اس روز صبح سے لے کہ شام تک مسلسل بوندا باندی ہوتی رہی تھی پھر ایک دم ہی بادل اڑ گے تھے

آسمان صاف ہو گیا تھا کیسا صاف و شفاف نیلا آسمان نکل آیا تھا۔بادل چھٹ جانے کہ بعد ہر چیز

دھل کر نکھر آئی تھی تارے نکلے تو وہ بھی گزشتہ دنوں کہ مقابلے میں کچھ زیادہ ہی چمکیلے تھے اور

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چانداس کی چھاپ تو قابل دید تھی پھر پیلا گول بڑاسا چاند چمکتا ہوا چاند بھیگی ہوئی ہواؤں میں گیلے

پتوں ٹہنیوں اور پولوں کی مہک رچی ہوئی تھی ہوا کہ سبک رفتار جھونکے گیلی مٹی کی سوندی

سوندی خوشبوں اڑاے لیے پھر رہے تھے۔۔احمد معمول کہ مطابق اس روز بھی دیر سے گھر آے

تھے گیٹ سے اندر داخل ہونے سے پہلے انھں نے کیچڑ مٹی سے بھرے ہوے جو تو کو خوب زور

زور سے رگڑر گڑ کر صاف کیا اور پھر بلاارادہ ان کی نگاوپر اٹھ گی اس کی بہن نورین اور پروین

چھت پر کھڑی تھیں ان کہ ساتھ ایک چہرہ اور بھی نظر آرہا تھا ایک اجنبی چہرہ ایک نامانوس چہرہ ان

کی نگاہوں میں تجسس ساسمٹ آیا۔دوایک سکینڈ تک وہ پلکیں جھپکاے بغیر اوپر ہی دیکھتے رہے ان

کہ بہن پروین نے انھیں دیکھ کہ ہاتھ ہلایا۔وہ جواب میں ہاتھ بھی نہ ہلا سکے۔دلہیدل میں اس

نامانوس چہرے کہ متعلق سوچتے ہوے اندر چلے گے سامنے ہی انھیں امی نظر آئی ان کہ قریب

بھیٹتے ہوے احمد نے بڑی رازداری سے پوچھا۔کون آیا ہے امی۔ تمھیں کیسے معلوم کہ کوئی آیا

ہے احمد کی امی جہاں مسکرایں اوپر چھت پر نورین اور پروین کہ ساتھ کوئی لڑکی کھڑی ہے اچھا تو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یوں کہو باہر سے ہی دیکھ لیا۔میں بھی حیران تھی کہ کہ گھر میں گھستے ہی تمھیں کیسے خبر ہو گئ جی۔تو امی بتایا نہیں کہ کون ہے عالیہ ہے۔کون عالیہ تمھارے عمران چچا کی بیٹی۔عمران چچا آے ہوے ہے کیا یہاں۔نہیں وہ تو نہیں آے۔پھر۔شریم گے ہوے تھے اپنے ماں باپ کہ پاس ملنے کہ لیے۔انھیں کہ ساتھ آئ ہے شریم بھائ کب واپس آے۔ایک ہفتہ ہوا اس کا مطلب ہے کہ آج وہ بھی آے تھے ہاں سہ پہر کو آے تھے تھوڑی دیر بیٹھ کہ چلے گے تو یہ محترمہ واپس کس کہ ساتھ جاے گی جہاں نے اپنے بیٹے کا یہ جملا سن کہ اسے حیرت سے دیکھا اور بولیں تم کیوں فکر مند ہو رہے ہو اس کا بھائ آکر خود ہی لے جاے گا تو گویا شریم بھائ ابھی دوبارہ آے گے ہاں۔تمھیں یہ فکر لگ گی کہ کہ کہیں تمھیں نہ چھوڑنا پڑے احمد مسکرا کہ بولے نہیں یہ بات نہیں تھی میں نے تو ویسے ہی پوچھا تھا جہاں زیر لب مسکراتی رہی پھر بولی۔تمھیں تو عالیہ یاد بھی نہیں ہو گی نہیں مجھے نہیں یاد۔بہت چھوٹی سی تھی جب ایک دفعہ یہاں آئ تھی اچھا۔وہ اٹھ کہ اپنے کمرے چلے گے۔

نورین نے یا پروین نے اس کا کرتا پاجامہ استری کر کہ ہنگر پر لٹکا دیا تھا انھوں نے غسل کر کہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کپڑے تبدیل کیے۔اور باہر نکلنے کا ارادہ کر ہی رہے تھے کہ عالیہ اس کی بہنوں کہ ساتھ کمرے

میں آ گئی احمد کی نگاہ جو نہی اس کی طرف اٹھی اس نے اپنی نرم اور دھیمی آواز میں کہا آداب۔احمد

نے سر کہ اشارے سے جواب دیا۔نورین نے کہا احمد بھائی یہ عالیہ ہے وہ دھیرے سے مسکرا کہ

بولے ہاں مجھے معلوم ہے کہ یہ عالیہ عمران ہے نورین اور پروین ان کی بات سن کہ مسکرائی۔عالیہ

نے بھی احمد کی طرف دیکھا اور اپنی نظریں جھکا دیں۔اور پھر چلی گئی شام کو عالیہ کا بھائی آ کہ اسے

لے گیا اگلے دن احمد شریم بھائی کہ گھر گیا باہر لان پر ہی سب بیٹھے ہے تھے وہ اپنی بھابھی کہ ساتھ

بیٹھی تھی احمد کو دیکھ کہ بھابھی چائے بنانے چلی گئی اور احمد نے عالیہ کو دیکھ کہا۔غالبا نزلہ ہو رہا ہے

آپ کو جی۔اس نے رومال سے اپنی ناک رگڑتے ہوے کہا یہاں کا موسم آپ کو راس نہیں آیا ایسا

ہی معلوم ہوتا ہے وہ مسکرائی۔پھر یہاں کس طرح رہ سکے گی آپ۔یہاں ایڈ مشن لینا ہے تو

بہر حال پھر یہاں رہنا بھی پڑے گا وہی کیوں نہیں ایڈ مشن لے لیا تم نے بھائی جان اور بھابھی کا

اصرار تھا کہ میں ان کہ ساتھ ہی رہو۔ہمارا شہر پسند آیا آپ کو۔ابھی تو میں پوری طرح نہیں گھومی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہو لیکن جیتنا کچھ بھی دیکھا ہے اس لحاظ سے پسند آیا پھر وہ کچھ دیر بیٹھ کر گھر جانے کہ لیے اٹھے تو

اسی وقت ملازم گرم گرم چاے لے آیا میں چاے نہیں پیوں گا احمد نے دریچے کہ باہر دیکھتے

ہوے کہا کیوں۔اس نے قدرے حیران ہو کر ان کی طرف دیکھا میرا خیال ہے کہ بارش آنے

والی ہے اگر میں تھوڑی دیر بھی رک گیا تو پھنس جاؤں گا کوئ بات نہیں کبھی تو بارش رکے گی ہاں مگر

معلوم نہیں کب۔عالیہ کوئ جواب دیے بغیر پیالیوں میں چاے انڈ لنے لگی ارے آپ نے تو چاے

بنانی بھی شروع کر دی جی بس اب آپ چاے پی کر ہی جاے وہ دوبارہ بیٹھ گے انھوں نے چاے

ختم کی ہی تھی کہ بارش آ گئ احمد نے کہا دیکھے میں نہ کہتا تھا کہ بارش آجاے گی عالیہ ان کی بات سن

کہ مسکرائ اور اپنا کپ رکھ کر دریچے میں آ گئ احمد صوفے کی پشت سے سر ٹکاے اس کی پشت پر

بکھرے ہوے بالوں کو دیکھتے رہے جو ربن لی قید سے آزاد ہونے کہ لیے مچل رہے تھے۔عالیہ

نے ایک دم پلٹ کر احمد کی طرف دیکھا اور بولی آپ کو بارش کیسی لگتی ہے۔آپ کو کیسی لگتی ہے

مجھے تو بے پناہ اچھی لگتی ہے عالیہ نے ایک لمحے کہ اپنی آنکھیں بند کرتے ہوے کہا۔اس کہ چہرے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر بچوں جیسی معصومیت اور خوشی تھی اس نے پھر احمد سے پوچھا۔آپ نے نہیں بتایا آپ کو بارش کیسی لگتی ہے مجھے بھی اچھی لگتی ہے وہ مسکرائے۔ مگر آپ تو بڑے آرام سے بیٹھے ہوے ہیں۔ کیا مطلب۔ یہاں آکر دیکھے نہ کیتنا اچھا لگ رھا ہے احمد اٹھ کر اس کہ قریب آ گے۔ عالیہ نے در یچے کے ایک سرے پر سر رکھتے ہوے ان کہ لیے جگہ بنا دی عالیہ نے گردن کو قدرے خم دیتے ہوے کہا یہ سب کچھ آپ صوفے پر بیٹھے ہوے نہیں دیکھ سکتے تھے۔احمد نے سوچا کہ کتنے معصوم اور سادہ سے انداز سے فری ہو گئ ہے وہ ان کہ ساتھ ورنہ وہ پانچ چھ ملاقاتوں کہ بعد بھی وہاں ہی رہتے جہاں روز اول تھے عالیہ نے دروازے کی طرف بڑتے ہے کہا آیے باہر بر آمدے میں نہ کھڑے ہو جاے ہم دونوں احمد نے ان کہ ساتھ ساتھ چلتے ہوے کہا تھوڑی دیر بعد آپ کہے گی کہ باہر سڑک پر نہ کھڑے ہو جاے ہم دونوں۔ وہ ایک دم ہنس پڑی۔ ہنستے ہوے اس کہ اس کہ روخساروں پر دو ننے ننے گھڑے پڑ گے تھے احمد نے بڑی دلچسپی سے اس کہ چہرے کی طرف دیکھا اور اس کہ ساتھ بر آمدے کی ریلنگ کہ قریب کھڑے ہو گے۔ عالیہ نے ریلنگ کہ سہارے جھک

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کر دونوں ہاتھ آگے بڑھاے اس کہ دونوں ہاتھ کہنیوں تک بھیگ گے اور بالوں پر بارش کی ننھی

بوندیں چمکنے لگیں۔احمد نے کہا آپ غالبا بھول رہی ہے کہ آپ کو شدید نزلہ ہے تو کیا ہوا اس نے لا

پرواہی سے کہا۔اب یہ بھی بتانا پڑے گا کہ بارش میں بھیگنے سے طبیعت اور زیادہ خراب ہو سکتی ہے

آپ تو بھائی جان کی طرح باتیں کرنے لگے اسی وقت بادل بڑے زور سے گرجے اور عالیہ سہم کر

ہٹ گی ڈر گی اُحمد مسکراے۔بہت خوف آتا ہے جب بادل گرجتے ہے اور بجلی چمکتی ہے۔اس نے

سہمی ہوئی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا پھر بارش بہت دیر تک نہیں رکی وہ دونوں برآمدے

میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے احمد کو اندازہ ہوا کہ وہ کافی باتونی ہے وہ۔۔شہر کی باتیں اس کہ موسم کی

باتیں اور اپنے بھائی بہنوں کی باتیں وہ اسی طرح کر رہی تھی جیسے احمد کی اس سے بڑی پرانی واقفیت

ہو اور جب احمد گھر جانے کہ لیے اٹھے تو اس نے کہا اب کیبار جب آپ آے گے تو نورین اور

پروین کو بھی لیتے آنا۔بہت بہتر اور کوئی حکم۔نہیں بس فی الحال اتنا ہی کافی ہے اس نے بڑے

اطمینان سے کہا احمد نے کہا اگر اجازت ہو تو میں بھی کچھ عرض کرو جی اجازت ہے۔اب آپ کی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

باری ہے ہمارے گھر آنے کی۔اچھا پھر میں ہی آہ جاؤ گی۔اسی روز رات بھر بارش واقفے وقفے سے ہوتی رہی۔اور احمد کی آنکھیں بہت دیر تک بے خواب رہی۔ساری رات دو چاند چمکتے رہے ایک بہت اوپر بلندیوں پر۔نیلے چمکتے آکاش پر۔اور دوسرا ان کہ گھر کی چھت پر ان کی بہنوں نورین اور پروین کہ بیچ میں جگما تا ہوا چاند۔بند پلکوں تلے بھی وہی چاند چمکتا تھا اور کھلی آنکھوں میں بھی اسی چاند کی جوت تھی اور تقریبا ساری رات ہی۔وہ صاف وشفاف ملایم ھاتھ کہنیوں تک بھیگتے رہے۔کانچ کی سرخ وسنہری چوڑیوں سے قطرہ قطرہ پانی ٹپکتا رہا اور بالوں میں ڈھروں نقرائ موتی جھلملاتے رہے۔برستے ہوے بادل۔بھیگی ہوئ ہواؤں کہ جھونکے۔اڑتا ہوا سبز آنچل۔وہ ایک لمحے کہ لیے آنکھیں بند کر کہ بچوں کہ سے انداز میں بارش کہ لیے پسندیدگ کا اظہار کرنا۔کچھ لمحے کچھ گھڑیاں اور کچھ باتیں۔ہمیشہ کہ لیے دلوں پہ نقش ہو جاتے ہیں۔کچھ چہرے وقت کی اڑتی ہوي دھول میں بھی کبھی نہیں دبتے کچھ یادیں کبھی ذہن سے جدا نہیں ہوتی۔لمحوں کا طویل ہونا کوئ شرط نہیں ہے۔کبھی کبھی برسوں گزر جاتے ہے اور کچھ نہیں ہوتا۔بس جیسے ہوا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کا یک جھونکا آکر گزر جاے اور پچھ بھی نہ ہو اور کبھی کبھی چند مختصر سے لمحے۔ گزرتے ہوے

وقت کا بہت تھوڑا سا حصہ ہمیں ایسی ایسی سوغاتیں دے جاتا ہے جن کہ اچھوتے پن سے انکار

ممکن ہی نہیں ہوتا ایسے ہی لمحات اور ایسی ہی گھڑیاں۔ احمد کی زندگی میں بڑی خاموشی سے اور

بالکل اچانک آ گے تھے انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے زندگی کا سارہ حسن اور ساری رعنائی اس

مختصر سے وقت کی باہنوں میں سیمٹ کر آئی ہو۔ بارش کی رم جھم سے ٹکراتی ہوئی آواز کی

بازگشت انہیں سنائی دیتی رہی۔ آپ کو بارش کیسی لگتی ہے یہاں آکر دیکھے نہ کتنا اچھا لگ رہا ہے وہ

کروٹ بدل بدل کر سونے کی کوشش کرتے رہے مگر یہ کیسی رت آئی تھی ان کی زندگی میں وہ

حیران تھے بہت حیران۔ زندگی کہ انداز یوں بھی بدل جایاں کرتے تھے۔ گزرتے ہوے وقت

کے لمحات کتنی خاموشی اور کتنک آہستگی سے انہیں ایک دوسرے سے قریب کرر ہے تھے۔ مگر

دونوں کتنے محتاط تھے کوئی بھی تو اندازہ نہیں لگا سکا۔ چھٹیوں میں وہ اپنے گھر والوں سے ملنے کہ

لیے لاہور جا رہی تھی احمد کی بہنوں نے انہیں بتایا تھا لیکن خود عالیہ نے ان سے کچھ نہیں کہا تھا ویسے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ خود بھی کافی دنوں سے شریم کہ گھر نہیں گے تھے اس روز صدر میں عالیہ انہیں نظر آئ۔ وہ اپنے بھائ اور بھابھی کے ساتھ شاپنگ کر رہی تھی سب سے پہلے عالیہ کی ہی نظر ان پر پڑی۔ اس نے شریم بھائ سے کہا شریم نے ہاتھ کا اشارہ کر کے احمد کو اپنے قریب بلایا۔ واپسی وہ انہیں اپنے ساتھ ہی گھر لے آے شام کی چاے سب نے ساتھ پی۔ شریم بھائ اور بھابھی اپنے ایک دوست کی شادی کہ سلسلے میں رات کہ کھکنے پر مدہوں تھے۔ اندونوں کہ جانے کہ بعد احمد عالیہ کہ ساتھ باہر برآمدے میں ہی بیٹھ گے۔ کئ منٹ گزر گے وہ دونوں خاموش رہے احمد نے محسوس کیا کہ عالیہ کچھ چپ چپ سی ہے وہ خود تو اس لیے خاموش تھے کہ وہ عالیہ کہ بولنے کہ منتظر تھے کیوں کہ ہمیشہ باتیں زیادہ تر وہ ہی کرتی تھی۔ وہ خود تو زیادہ تر سنتے ہی رہتے تھے۔ آخر کار احمد کو ہی بولنا پڑا۔ انھوں نے بڑی سنجیدگی سے کہا عالیہ آج روزہ رکھا ہے تم نے۔ اس نے حیران ہو کر ان کی طرف دیکھا اور بولی۔ روزہ کیسا روزہ۔ چپ کا روزہ۔ وہ ایک دم کھلکھلا کر ہنس پڑی اور بولی۔ نہیں۔ پھر۔ پھر کچھ بھی نہیں۔ احمد نے کہا سنا ہے کہ تم لوگ چھٹیاں گزرنے لاہور جا رہے ہو۔ جی ٹھیک سنا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہے ہم سے توذکر بھی نہیں کیالوگوں نے۔لوگ اگر یہاں تشریف لاتے توان سے ذکر بھی کیا

جاتا۔وہ خلاف معمول سنجیدہ تھی......کیابہت دن ہوگے ہے مجھے یہاں آے ہوے۔جی آج

پورے اکیس روز بعد آے ہے آپ۔احمد دل ہی دل میں خوش ہوے کہ کہ اس نے ان کہ نہ

آنے کہ دن انگلیوں پر شمار کرر کھے ہے۔پ بھی تو نہیں آئ کافی دنوں سے۔انھوں نے قصدا

جھوٹ بولا۔میں تو ابھی کچھ دن پہلے تو گئ تھی۔آپ خود ہی نہیں تھے اچھا۔آپ سے ذکر نہیں کیا

کسی نے۔کیاتھا تفریحا۔تفریحااور کیاکچھ کرتے ہے آپ تم سے باتیں کرتاہوں۔احمد نے صدایہ

جملاکہ کراس کہ تاثرات کااندازہ لگانے کی کوشش کی۔عالیہ کہ چہرے کارنگ ایک دم بدل

گیا۔اس کی آنکھوں میں دھواں سالہراگیا۔اس نے پلکے جھپکاکراپنی کیفت کوچھپانے کی کوشش

کی۔لیکن احمد کو سمجھنے کہ لیے وہ دو تین لمحے ہی کافی تھے۔احمد نے محض اسے تنگ کرنے کہ لیے

کہا۔تم بھی تفریحاباتیں کرتی ہونامجھ سے۔ان کا یہ مذاق عالیہکہ لیے ناقابل برداشت ہوگیاوہ

ایک دم اٹھ کھڑی ہوگئ اندر جانے لگی احمد اسے روکتے رہ گے لیکن وہ اپنے کمرے میں چلی گئ۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انہیں پہلی بار احساس ہوا کہ اس قدر باتونی اور ہسنے والی لڑکی اندر سے کتنی احساس ہے وہ اٹھ کر اس

کہ کمرے کی طرف چل دیے کئ دفعہ دستک دینے پر بھی اس نے کوئ جواب نہیں دیا۔ تو انھوں

نے قدرے بلند آواز میں کہا بہتر ہے کہ تم اندر آنے کی اجازت دے دو۔ ورنہ بغیر اجازت ہی اندر

آنا پڑے گا اس نے پھر بھی کوئ جواب نہیں دیا تو وہ پردہ ہٹا کر اندر داخل ہو گے وہ اپنا سوٹ کیس

بستر پر رکھے کپڑے تہہ کر کہ رکھ رہی تھی احمد اس کہ قریب دک کر بولے بڑے زوروں میں

تیاری ہو رہی ہے جانے کی۔ اس نے ان کی طرف دیکھے بغیر کہا بہتر ہو گا کہ اس وقت آپ اپنے

گھر چلے جاے کیوں موڈ نہیں ہے باتیں کرنے کا ہاں۔ اداس ہو رہی ہو ہاں اس نے سر ہلا یا اداسی

کی وجہ سمجھ نہیں آئ وہ خاموش رہی تمہیں خوش ہونا چاہیے کہ اپنے گھر والوں سے ملنے جا رہی ہو

وہ سر جھکاے اپنے کپڑے تہہ کرتی رہی شریم بھائ اور بھا بھی یاد آے گے اس نے پھر بھی کوئ

جواب نہیں دیا اچا تو پھر غفور کی یاد آے گی انھوں نے شریم کہ ملازم کا نام لیا عالیہ ایک دم ہنس

پڑی احمد نے کہا دیکھا کیسا صیح انداز ہ لگایا میں نے آپ پاگل ہو گے ہے بالکل اس نے جھینپ کر کہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا تو پھر تم ہی بتادو کہ کون یاد آے گا احمد نے کہا عالیہ نے ان کی طرف دیکھے بغیر کہا مجھے نہیں

معلوم کون یاد آے گا اچھا اس بار میں بالکل ٹھیک بتاؤ گا اس نے دوپٹہ تہہ کرتے ہوے پلٹ

کر ان کی طرف دیکھا احمد نے اپنی گردن کو قدرے خم دیتے ہوے کہا مہ بدولت یاد آے گے

ایک لمحے کہ لییعالیہ کا چہرہ تمتما اٹھا پھر فوراہی منہ پھرتے ہوے بولی جی نہیں۔میں ایسے لوگوں ہر

گز یاد نہیں رکھتی جو کسی سے محض تفریحا کرتے ہوا احمد نے اس کہ قریب جھک کہ سر گو شی

کی۔کیا سننا چاہتی ہو میری زبان سے۔عالیہ ایک دم نروس ہو گئی اُس نے ان کی طرف دیکھے بغیر

کہا کچھ نہیں۔کچھ بھی تو نہیں۔احمد دریچے کی طرف بڑتے ہوے بولے کچھ کہنے یاں نہ کہنے سے

فرق تھوڑی پڑتا ہیعالیہجذ بات واحساسات الفاظوں کہ سہاروں کہ محتاج تھوڑی ہوتے ہیں۔عالیہ

کو خاموش پا کر انھوں نے کہا کیوں ٹھیک کہہ رہا ہو نا حیبہ نے آہستہ سے اقرار میں سر ہلایا۔کیا

ساری چھٹیاں گزار کر آؤ گی ہاں شاید۔نہیں۔جلدی آنا میں انتظار کرو گا عالیہنے پلٹ کر ان کی

طرف دیکھا۔اچھا اب اجازت۔انھوں نے پوچھا اور عالیہ کہ کچھ کہنے سے پہلے ہی وہ خدا حافظ کہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کر باہر نکل گے۔عالیہ کوشش کہ باوجود ایک مہینے سے پہلے واپس نہ آہ سکی۔گھر والوں کی خواہش

تھی کہ وہ اپنی ساری چھٹیاں لاہور میں گزارے مگر عالیہ نہ روکی اسے کراچی آے ہوے پورا ایک

ہفتہ گزر گیا تھا ایک شام احمد نورین اور پروین کہ ساتھ ان سے ملنے چلے آے عالیہ شریم بھائی اور

بھابی کہ ساتھ باہر لان میں ہی بیٹھی تھی ذرا دیر پہلے ہی ان لوگوں نے شام کی چاے پی تھی عالیہ

کہ ہاتھ میں شام کا کوئی تازہ اخبار تھا پروین اور نورین نے شریم بھائی اور بھابی کو سلام کرنے کہ

بعد عالیہ سے کہا ایک ہفتے سے آئی ہوئی ہوا تنی توفیق نہیں ہوئی کہ ہم سے ملنے آجاتی عالیہ نے مسکر

کر کہا میں آپ لوگوں کہ آنے کا انتظار یر رہی تھی۔اس روز احمد کو عالیہ سے بات کرنے کا ذرا سا

بھی موقع نہ مل سکا۔وہ نہ ان کی سن سکے نہ اپنی کچھ کہہ سکے۔ان دونوں کہ درمیان چند رسمی سی

باتیں ہوئی اور بس۔کچھ روز بعد وہ آفس سے گھر واپس آے تو عالیہ آئی ہوئی تھی وہ پروین نورین

اور اپنی چچی کہ لیے لاہور سے خریدی ہوئی کچھ چیزیں لائی تھی جو اس کی امی نے بھجوائی تھیں۔

پروین احمد کہ لیے کھانا لینے باورچی کھانے میں گئی تو عالیہ نورین کہ ساتھ ڈائیٹنگ روم میں آگئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھوڑی ہی دیر بعد احمد بھی کپڑے تبدیل کر کہ اور منہ ہاتھ دھو کر وہیں آگے احمد نے کرسی

گھسیٹ کر بیٹھتے ہوے کہا کہیںعالیہ جی کیا حال ہے۔ٹھیک ہے آپ سنا ے بس آپ کی دعا ہے وہ

مسکراے امی نے نورین کو آواز دی توں وہ ان کہ کمرے میں چلی گئ احمد نیعالیہ سے کہا پوری

چھٹیاں گزار کر ہی آئ ہو نا۔وہ صاف وشفاف ملایم ھاتھ کہنیوں تک بھیگتے رہے۔کانچ کی سرخ و

سنہری چوڑیوں سے قطرہ قطرہ پانی ٹپکتا رہا اور بالوں میں ڈھروں نقرائ موتی جھلملاتے رہے۔

برستے ہوے بادل۔بھیگی ہوئ ہواؤں کہ جھونکے۔اڑتا ہوا سبز آنچل۔وہ ایک لمحے کہ لیے

آنکھیں بند کر کہ بچوں کہ سے انداز میں بارش کہ لیے پسندیدگ کا اظہار کرنا۔کچھ لمحے کچھ

گھڑیاں اور کچھ باتیں۔ہمیشہ کہ لیے دلوں پہ نقش ہو جاتے ہیں۔کچھ چہرے وقت کی اڑتی ہوي

دھول میں بھی کبھی نہیں دبتے کچھ یادیں کبھی ذہن سے جدا نہیں ہوتی۔لمحوں کا طویل ہونا کوئ

شرط نہیں ہے۔کبھی کبھی برسوں گزر جاتے ہے اور کچھ نہیں ہوتا۔بس جیسے ہوا کا ایک جھونکا آکر

گزر جاے اور کچھ بھی نہ ہو اور کبھی کبھی چند مختصر سے لمحے۔گزرتے ہوے وقت کا بہت تھوڑا سا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حصہ ہمیں ایسی ایسی سوغاتیں دے جاتا ہے جن کہ اچھوتے پن سے انکار ممکن ہی نہیں ہوتا ایسے ہی لمحات اور ایسی ہی گھڑیاں۔ احمد کی زندگی میں بڑی خاموشی سے اور بالکل اچانک آ گئے تھے انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے زندگی کا سارہ حسن اور ساری رعنائ اس مختصر سے وقت کی باہنوں میں سیمٹ کر آئ ہو۔ بارش کی رم جھم سے ٹکراتی ہوئ آواز کی بازگشت انہیں سنائ دیتی رہی ۔آپ کو بارش کیسی لگتی ہے یہاں آ کر دیکھے نہ کتنا اچھا لگ رہا ہے وہ کروٹ بدل بدل کر سونے کی کوشش کرتے رہے مگر یہ کیسی رت آئ تھی ان کی زندگی میں وہ حیران تھے بہت حیران۔ زندگی کہ انداز یوں بھی بدل جایاں کرتے تھے۔ گزرتے ہوے وقت کے لمحات کتنی خاموشی اور کتنک آہستگی سے انہیں ایک دوسرے سے قریب کر رہے تھے۔ مگر دونوں کتنے محتاط تھے کوئ بھی تو اندازہ نہیں لگا سکا۔ چھٹیوں میں وہ اپنے گھر والوں سے ملنے کہ لیے لاہور جا رہی تھی احمد کی بہنوں نے انہیں بتایا تھا لیکن خود عالیہ نے ان سے کچھ نہیں کہا تھا ویسے وہ خود بھی کافی دنوں سے شریم کہ گھر نہیں گے تھے اس روز صدر میں عالیہ انہیں نظر آئ۔ وہ اپنے بھائ اور بھابھی کے ساتھ شاپنگ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کررہی تھی سب سے پہلیعالیہہ کی ہی نظران پر پڑی۔اس نے شریم بھائی سے کہاشریم نے ہاتھ کا اشارہ کرکے احمد کواپنے قریب بلایا۔واپسی وہ انہیں اپنے ساتھ ہی گھر لے آے شام کی چاے سب نے ساتھ پی۔شریم بھائی اور بھابھی اپنے ایک دوست کی شادی کہ سلسلے میں رات کہ کھنے پر مدہوں تھے۔اندونوں کہ جانے کہ بعد احمد عالیہ کہ ساتھ باہر برآمدے میں ہی بیٹھ گے۔کئ منٹ گزر گے وہدونوں خاموش رہے احمد نے محسوس کیا کھعالیہ کچھ چپ چپ سی ہے وہ خود تواس لیے خاموش تھے کہ وہعالیہ کہ بولنے کہ منتظر تھے کیوں کہ ہمیشہ باتیں زیادہ تر وہ ہی کرتی تھی۔وہ خود توزیادہ تر سنتے ہی رہتے تھے۔آخرکار احمد کو ہی بولناپڑا۔انھوں نے بڑی سنجیدگی سے کہاعالیہآج روزہ رکھاہے تم نے۔اس نے حیران ہوکران کی طرف دیکھااور بولی۔روزہ کیساروزہ۔چپ کا روزہ۔وہ ایک دم کھلکھلاکر ہنس پڑی اور بولی۔نہیں۔پھر۔پھر کچھ بھی نہیں۔احمد نے کہاسناہے کہ تم لوگ چھٹیاں گزرنے لاہور جارہے ہو۔جی ٹھیک سناہے ہم سے توذکر بھی نہیں کیالوگوں نے۔لوگ اگر یہاں تشریف لاتے توان سے ذکر بھی کیا جاتا۔وہ خلاف معمول سنجیدہ تھی......کیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت دن ہو گے ہے مجھے یہاں آے ہوے۔جی آج پورے اکیس روز بعد آے ہے آپ۔احمد

دل ہی دل میں خوش ہوے کہ کہ اس نے ان کہ نہ آنے کہ دن انگلیوں پر شمار کر رکھے ہے۔پ

بھی تو نہیں آئی کافی دنوں سے۔انھوں نے قصدا جھوٹ بولا۔میں تو ابھی کچھ دن پہلے تو گئ

تھی۔آپ خود ہی نہیں تھے اچھا۔آپ سے ذکر نہیں کیا کسی نے۔کیا تھا تفریحا۔تفریحا اور کیا کچھ

کرتے ہے آپ تم سے باتیں کرتا ہوں۔احمد نے صدا یہ جملا کہ کر اس کہ تاثرات کا اندازہ لگانے کی

کوشش کی۔عالیہ کہ چہرے کا رنگ ایک دم بدل گیا۔اس کی آنکھوں میں دھواں سا لہرا گیا۔اس

نے پلکے جھپکا کر اپنی کیفت کو چھپانے کی کوشش کی۔لیکن احمد کو سمجھنے کہ لیے وہ دو تین لمحے ہی کافی

تھے۔احمد نے محض اسے تنگ کرنے کہ لیے کہا۔تم بھی تفریحا باتیں کرتی ہو نا مجھ سے۔ان کا یہ

مذاق عالیہکہ لیے نا قابل برداشت ہو گیا وہ ایک دم اٹھ کھڑی ہو گئی اندر جانے لگی احمد اسے روکتے

رہ گے لیکن وہ اپنے کمرے میں چلی گئ۔انہیں پہلی بار احساس ہوا کہ اس قدر باتونی اور ہسنے والی

لڑکی اندر سے کتنی احساس ہے وہ اٹھ کر اس کہ کمرے کی طرف چل دیے کئ دفعہ دستک دینے پر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھی اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔تو انھوں نے قدرے بلند آواز میں کہا بہتر ہے کہ تم اندر آنے کی اجازت دے دو۔ورنہ بغیر اجازت ہی اندر آنا پڑے گا اس نے پھر بھی کوئی جواب نہیں دیا تو وہ پردہ ہٹا کر اندر داخل ہو گے وہ اپنا سوٹ کیس بستر پر رکھے کپڑے تہہ کر کہ رکھ رہی تھی احمد اس کہ قریب دک کر بولے بڑے زوروں میں تیاری ہو رہی ہے جانے کی۔اس نے ان کی طرف دیکھے بغیر کہا بہتر ہو گا کہ اس وقت آپ اپنے گھر چلے جاے کیوں موڈ نہیں ہے باتیں کرنے کا ہاں۔

اداس ہو رہی ہو ہاں اس نے سر ہلا یا اداسی کی وجہ سمجھ نہیں آئی وہ خاموش رہی تمہیں خوش ہونا چاہیے کہ اپنے گھر والوں سے ملنے جا رہی ہو وہ سر جھکاے اپنے کپڑے تہہ کرتی رہی شریم بھائی اور بھا بھی یاد آے گے اس نے پھر بھی کوئی جواب نہیں دیا اچا تو پھر غفور کی یاد آے گی انھوں نے شریم کہ ملازم کا نام لیا عالیہ ایک دم ہنس پڑی احمد نے کہا دیکھا کیسا صیح اندازہ لگایا میں نے آپ پاگل ہو گے ہے بالکل اس نے جھینپ کر کہا اچھا تو پھر تم ہی بتادو کہ کون یاد آے گا احمد نے کہا عالیہ نے ان کی طرف دیکھے بغیر کہا مجھے نہیں معلوم کون یاد آے گا اچھا اس بار میں بالکل ٹھیک

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بتاؤ گا اس نے دوپٹہ تہہ کرتے ہوئے پلٹ کر ان کی طرف دیکھا احمد نے اپنی گردن کو قدرے خم دیتے ہوئے کہا مہ بدولت یاد آے گے ایک لمحے کہ لییعالیہ کا چہرہ تمتما اٹھا پھر فوراہی منہ پھرتے ہوے بولی جی نہیں۔ میں ایسے لوگوں ہر گز یاد نہیں رکھتی جو کسی سے محض تفریحا کرتے ہو احمد نے اس کہ قریب جھک کہ سر گوشی کی۔ کیا سننا چاہتی ہو میری زبان سے۔ عالیہ ایک دم نروس ہو گی اُس نے ان کی طرف دیکھے بغیر کہا کچھ نہیں۔ کچھ بھی تو نہیں۔ احمد دریچے کی طرف بڑھتے ہوے بولے کچھ کہنے یاں نہ کہنے سے فرق تھوڑی پڑتا ہیعالیہجذبات واحساسات الفاظوں کہ سہاروں کہ محتاج تھوڑی ہوتے ہیں۔ عالیہ کو خاموش پا کر انھوں نے کہا کیوں ٹھیک کہہ رہا ہو نا حیبہ نے آہستہ سے اقرار میں سر ہلایا۔ کیا ساری چھٹیاں گزار کر آؤ گی ہاں شاید۔ نہیں۔ جلدی آنا میں انتظار کروں گا عالیہنے پلٹ کر ان کی طرف دیکھا۔ اچھا اب اجازت۔ انھوں نے پوچھا اور عالیہ کہ کچھ کہنے سے پہلے ہی وہ خدا حافظ کہ کر باہر نکل گے۔ عالیہ کوشش کہ باوجود ایک مہینے سے پہلے واپس نہ آ سکی۔ گھر والوں کی خواہش تھی کہ وہ اپنی ساری چھٹیاں لاہور میں گزارے مگر عالیہ نہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روکی اسے کراچی آے ہوے پورا ایک ہفتہ گزر گیا تھا ایک شام احمد نورین اور پروین کہ ساتھ ان سے ملنے چلے آے عالیہ شریم بھائ اور بھابھی کہ ساتھ باہر لان میں ہی بیٹھی تھی ذرا دیر پہلے ہی ان لوگوں نے شام کی چاے پی تھی عالیہ کہ ہاتھ میں شام کا کوئ تازہ اخبار تھا پروین اور نورین نے شریم بھائ اور بھابھی کو سلام کرنے کہ بعد عالیہ سے کہا ایک ہفتے سے آئ ہوئ ہو اتنی توفیق نہیں ہوئ کہ ہم سے ملنے آجاتی عالیہ نے مسکر کر کہا میں آپ لوگوں کہ آنے کا انتظار ہی رہی تھی۔اس روز احمد کو عالیہ سے بات کرنے کا ذرا سا بھی موقع نہ مل سکا۔وہ نہ ان کی سن سکے نہ اپنی کچھ کہہ سکے۔ان دونوں کہ درمیان چند رسمی سی باتیں ہوئ اور بس۔کچھ روز بعد وہ آفس سے گھر واپس آے تو عالیہ آئ ہوئ تھی وہ پروین نورین اور اپنی چچی کہ لیے لاہور سے خریدی ہوئ کچھ چیزیں لائ تھی جو اس کی امی نے بھجوائ تھیں۔پروین احمد کہ لیے کھانا لینے باورچی کھانے میں گی تو عالیہ نورین کہ ساتھ ڈائنگ روم میں آگی تھوڑی ہی دیر بعد احمد بھی کپڑے تبدیل کر کہ اور منہ ہاتھ دھو کر وہیں آگے احمد نے کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوے کہا کہییعالیہ جی کیا حال ہے۔ٹھیک ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ سنائے بس آپ کی دعا ہے وہ مسکرائے امی نے نورین کو آواز دی تو وہ ان کہ کمرے میں چلی گی ٗاحمد نیعالیہ سے کہا پوری چھٹیاں گزار کر ہی آئی ہو نا۔اپنے ذہنی اور دلی کرب کو اس سے نہ چھپا لگ رہے تھے وہ۔اس نے بہت پوچھا مگر احمد نے اسے کچھ بھی نہ بتایا۔حالانکہ ان کا بہت دل چاہ رہا تھا کہ وہ اپنے ذہنی اور دلی کرب کو اس سے نہ چھپائے اس سے سب کچھ کہ دے۔ان کہ دل کا بوج کچھ تو ہلکا ہو۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ واپس چلے گے۔اس طرح جس طرح آئے تھے وہ ہی سارا بوج دل و دماغ پر لیے ہوئے۔پھر عالیہ کہ امتحانوں تک وہ شریم بھا کہ گھر نہیں گے عالیہ خود بھی نہیں آئی انہیں معلوم تھا۔وہ دن رات کتابیں پڑتی رہتی ہو گی وہ چاہتے بھی یہی تھے کہ وہ یکسوئی سے امتحان دے سکے۔احمد نے اور ان کہ گھر والوں نے حیبہ کو کچھ بھی نہیں بتایا تھا۔وہ اپنی زندگی کہ اتنے بڑے فیصلے سے بےچبر تھی۔ لیکن آخر کب تک وہ بے خبر رہتی۔اس کہ امتحان ختم ہوے تو ایک دن اس کہ علم میں بھی یہ بات آہ گی کہ اس کی زندگی کا فیصلا ہو چکا ہے اس سے کچھ پوچھے بغیر اس سے کچھ کہے بغیر۔اور وہ جو اپنے مستقبل کہ بارے میں بڑی پر امید تھی۔یہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچانک خبر سن کر اپنے شیشہ دل کو چور چور ہونے سے نہ روک سکی بھابھی نے اسے بتایا کہ امی جان

اب تمھاری شادی جلد ہی کرنا چاہتی ہے خالہ نے بچپن میں ہی تمھیں اپنے بیٹے کہ لیے مانگ لیا

تھا۔کیسی خلاف توقع خبر تھی اس کہ لیے۔مارے صدمے اور حیرت کہ کافی منٹ تک وہ کچھ بول

نہ سکی۔پلکیں جھپکاے بغیر بھابھی کی طرف اس طرح دیکھتی رہی جیسے اس خبر کی صداقت پر یقین

نہ ہو۔ایک لمحے کہ لیے اس کہ دل میں یہ خیال آیا کہ کہ کہیں بھابھی اس سے مذاق نہ کر رہی ہوں

انھوں نے جان بوجھ کر احمد کہ بجاے خالہ کہ بیٹے کا نام لے لیا ہو۔مگر بھابھی کہ چہرے پر چھائی ہو

ئی سنجیدگی دیکھ کر اسے اس خبر کی صداقت پر یقین کر لینا پڑا پھر عالیہ کہ چاہنے سے بھی کچھ نہ ہوا

احمد کو ایک آس تھی کہ شاید ان کہ ابو کی بات مان لی جاے۔انھوں نے عرفان چچا سے بات کی

تھی مگر عرفان چچا اس معاملے میں بڑے بے بس نظر آے۔ان کہ گھر میں وہی ہوتا تھا جو بانو

چاہتی تھی انھوں نے اپنا آخری فیصلا سنا دیا۔اس کی بہن کہ بیٹے سے ہو گی اس کی شادی کی تاریخ

بھی طے ہو گئی اور احمد ظاہر ہے کہ عالیہ کو اغوا تو کر کہ نہیں لے جا سکتے تھے انھوں نے تقدیر کہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فیصلے کہ سامنے سر جھادیا۔عالیہ کی شادی کی تیاریاں زوروں پر تھیں احمد بہت دنوں سے احمد بھائ

کہ گھر نہیں گے تھے۔ا؛ک روزانھوں نیعالیہ کو صدر میں دیکھاوہ شریم بھائ اور بھابھی کہ ساتھ

شاپنگ کرر ہی تھی انھوں نے جلدی سے راستہ بدل لیااور دوسری گلی میں مڑ گے......گھر آکران

دوسرے روزدل کوکا ......کی نگاہوں میں بار بار عالیہ کا چہرہ گھومتارہا۔کتنی کمزور نظر آرہی تھی وہ

فی سمجھانے کہ باوجود وہ اپنے آپ کو شریم بھائ کہ گھر جانے سے نہ روک سکا۔عالیہ اکیلی ہی تھی

وہ لان میں ریڈیوں سن رہی تھی۔احمد کو دیکھ کراس نے ریڈیوں بند کردیاوہ قریب آے تو اس

نے ہمشہ کی طرح مخصوص انداز میں آداب کہالیکن اس کا چہرہ بجھاہوا تھا۔ہونٹوں پر کوئ

مسکراہٹ نہیں تھی اس نے احمد سے بیٹھنے کہ لیے بھی نہ کہا۔وہ اس کی سامنے والی کرسی کھسکا کر

خود ہی بیٹھ گے تو اس نے کہا۔بھائ جان اور بھابھی نہیں ہے گھر پر۔احمد نے کہالیکن میں تو تم سے

ملنے آیاہو۔عالیہ نے سوالیہ نگاہوں سے ان کی طرف دیکھااور بولی۔اب آپ کا مجھ سے ملنا منا

سب ہے آج کہ بعد نہیں آؤ گا وہ بے اختیار پوچھ بیٹھی۔شادی میں تو آؤ گے ناں۔ہاں ضرور آؤ گا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دنیاوالوں کو تماشہ تونہیں دیکھاناہےاپنی شادی میں مجھے بلاے گے ناں۔اپنی شادی۔ہاں۔اپنی

شادی ہو گی تو بلاؤ گاناں کیوں کیوں نہیں ہو گی آپ کی شادی جس لڑکی کوانجانے میں پسند کر بیٹھا

وہ کسی اور کی امانت تھی اب ہر لڑکی کو تو اس نگاہ سے نہیں دیکھ سکتاایک دفعہ اور قسمت ازما لیجے کیا

مطلب وہ چونکے میرامطلب ہے کہ اب آپ جس لڑکی کو پسند کرے وہ کسی کی امانت نہ ہو احمد

ایک ہاتھ سے اپنی پیشانی دباتے ہوے بولے اب حوصلہ نہیں قسمت آزمانے کا ہمت ہار بیٹھے جو

چاہو سمجھ لو۔پھر کیٔ منٹ گزر گے دونوں اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے کتنی خاموشی تھی دونوں کہ

چمپا کہ زرد زرد پھول بنا کسی ...... آس پاس۔نہ ہواؤں کی سرسراہٹ تھی نہ پتوں کہ گرنے کا شور

آہٹ اور بنا کسی شور کہ گر رہے تھے چمیلی کی شاخوں کھلی ہوئ ان گنت سفید کلیاں دھیرے

دھیرے اپنی پنکھڑیاں کھول رہی تھیں۔احمد نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر حیبہ کی طرف دیکھا

کیسی خاموش ہو کر رہ گیٔ تھی وہ باتونی لڑکی۔بات بات پر ہسنے والی لڑکی کہ آس پاس مسکراہٹ کا

گزر نہیں تھا زرد چہرہ جس پر خوشی کی کوئ ننھی سی کرن تک نہیں تھی گہری سوچوں میں ڈوبی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوئی آنکھیں جن می ں آنے والے لمحوں کہ وسوسے اور اندشے ہولے ہولے کانپ رہے

تھے......احمد نے سوچا وقت کس قدر بے درد ہے اور کیتنا ظالم ہے ہم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ

کہ اب جو یہ اگلا لمحہ ہماری زندگی میں آے گا کیسے مہب طوفان کو اپنے دامن میں سمیٹھے ہوے

آے گا ہماری خوشیاں اور ہماری مسرتیں اس چنگھاڑتر ہوے طوزان میں خس وخاشاک کی طرح

بہہ جاے اے اور ہماری امیدوں کا رنگ محل آن کی آن میں ڈھے جاے گا ہمارے خواب

ہمارے سپنے وقت کی ان دیکھی سمت آرزوٴں سے ٹکراسٹکرا کرریزہ ریزہ ہو کر بکھر جاے گا۔

وقت کہ سامنے ہم کیتنے حقیر ہے باللکل مٹی کہ کمزورں کھالونوں کی طرح جو زراسی چھوٹ لگ

جانے سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتیشے یہ ہنستا ہوا چہرہ بجھا ہو دیا بن کر رہ گیا تھا انھوں نے تاسف

بھری نگاہوں سے عالیہ کی طرف دیکھا اور بولے یہ تم نے اپنی کیا حالت بنار کھی ہے میری حالت

ٹھیک ہی ہے۔کہا ٹھیک ہے اس طرح زندگی کیسے گزرے گی گزار لو گی احمد نے ناصحانہ انداز سے

کہا نہیں یہ غلط ہے زندگی تو گزارنی ہے اسے ہنس کر گزارو۔پھر وہ ایک دم ہی کرسی سے اٹھ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کھڑے اور بولے......جو کچھ ہوا اسے بھول جاؤ۔عالیہ اسی کا تو نام زندگی ہے پھر وہ خدا حافظ کہ کر

پھر ایک دن عالیہ کی شادی ہو گی اُس کہ بعد احمد نے عالیہ کو نہیں دیکھا عالیہ کی شادی ...... چل دیے

کہ بعد وہ تقریباً چار برس ملک میں رہے اس دوران انھوں نے سنا کہ عالیہ کہ یہاں ایک بیٹی کی

ئی پھر وہ سی اے کرنے ملک سے باہر چلے گئے وہیں انہیں اپنی امی کہ خط ......پیدائش ہوئی ہے

سے معلوم ہوا کہ عالیہ کہ ہاں بیٹی ہوئی ہے جب بھی ان کو عالیہ کہ مطلق خبر ملتی ان کہ دل سے یہی

دعا نکلتی عالیہ خدا کرے تم ہمیشہ خوش رہو۔احمد چارٹرڈ اکاؤنٹ بن گئے تھے وقت بڑی تیزی سے

گزر گیا تھا ان کی دونوں بہنوں پروین اور نورین کہ بچے بھی اب تو بڑے ہو گئے تھے حال ہی میں

انھوں نے اپنے بچوں کا گروپ فوٹوں بھیجا تھا۔وہ سب کتنے خواہش مند تھے کہ احمد اب واپس

وطن آجائے بہنوں کو اپنے بھائی اور ماں باپ کو اپنے بیٹے کہ سر پر سہرا سجانے کا ارمان تھا مگر ان کا

وطن واپس آنے کو نہیں چاہا رہا تھا سب کہ منت اور خوشامد بھرے خط پڑھ پڑھ کہ انھوں نے

وطن واپس جانے کا فیصلا کر لیا لیکن ساتھ ہی یہ شرط بھی رکھی کہ ان سے شادی کہ لیے نہ کہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جائے گھر والوں نے سوچا چلوں اتنا بھی غنیمت ہے کہ انھوں نیو طن واپس آنے کی حامی توں بھری ۔اور جس روز احمد وطن واپس آئے اس وقت عالیہ کی شادی کو پورے گیارہ سال ہو چکے تھے بھولی بسری یادوں نے ان کا دامن تھام لیا دل کو کئی کہانیاں یاد آگئی ائر پورٹ سے گھر پہنچے تو توسب ان کہ ساتھ تھے گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہی بے اختیار ان کی نگاہ اوپر چھت کی طرف اٹھ گئی تصور میں دو چاند جگمگانے لگے ایک چاند اوپر آسمان کی طرف۔اور دوسرا چاند چھت پر ان کی دونوں بہنوں کہ بیچ جگمگاتا ہوا۔چمکتا ہوا حسین چاند وہ چاند جیسے وہ غلطی سے اپنے گھر کہ آنگن کا چاند سمجھ بیٹھے تھے احمد نے برآمدے کی سیڑھیاں چڑتے ہوئے سوچا۔جو وقت گزر جاتا ہے وہ پھر واپس نہیں آتا لیکن یادیں وہ انمول موتی ہے جو دل کہ سمندر کی تہہ میں کہیں نہ کہیں چھپی رہتی ہے کیس قدر قیمتی سرمایہ ہوتی ہے یہ یادیں وہ سب کہ ساتھ ڈارئنگ روم میں آکر بیٹھ گئے۔سب لوگ انہیں اپنے درمیان پاکر بہت خوش تھے سب ہنس بول رہے تھے۔وہ بھی مسکرا رہے تھے اور سب کی باتوں کا جواب دے رہے تھے۔لیکن ان کا ذہن جانے درد کی کون کون سی دہلیزوں کو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پار کر رہا تھا۔احمد کئی سالوں بعد وطن واپس آئے تھے شروع شروع میں انہیں عجیب عجیب سا لگا

لیکن آہستہ آہستہ زندگی معمول پر آہ گئی تھی عالیہ اسی شہر میں تھی لیکن وہ اسے نہیں ملے انھوں

نے اپنے آپ کو از سر نو مصروف کر لیا تھا۔کیچھ وقت اور گزرا ایک شام وہ آفس سے واپس آئے

تو انھوں نے بڑی روح فرسہ خبر سنی۔عالیہ کہ شوہر معظم گاڑی کہ حادثے میں ہلاک ہو گئے

تھے۔ان کہ ساتھ ان کہ زندگی کہ دن بہت تھوڑے تھے وقت اتنا بڑا گھاؤ دے کر آگے بڑھ گیا

عالیہ کی زندگی اندھیر ہو گئی احمد اپنی امی ابو یا کبھی نوریں یا پروین کی زبانی سنتے تھے کہ عالیہ بالکل گم

سم سی ہو کر رہ گئی ہے اس کی صحت دن بدن گرتی جا رہی ہے۔شادی کہ بعد اس کی صحت بہت

اچھی ہو گئی تھی اب تو آدھی بھی نہ رہی۔احمد معظم کہ جنازے میں تو ضرور شریک ہوئے تھے

لیکن اس کہ بعد سے اب تک اس کہ گھر قدم تک نہ رکھا تھا۔اب تو وہ اپنی عدت کہ دن پورے کر

کہ اپنی بیٹی کہ ساتھ شریم بھائی کہ گھر آ گئی تھی۔احمد کو شریم بھائی کہ گھر جانے سے کون روک

سکتا تھا لیکن وہ کوءي بھی قدم اٹھانے بر آمدہ نہ تھے جو ان کی یا عالیہ کی رسوائی کا سبب بنتا۔اپنے د

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Dard Ka Daman | By M Khalid Shahan (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امن میں درد والم کی داستان لیے ایک سال گزر گیا معظم کی برسی ہو گئی پھر احمد نے سنا۔ کہ عالیہ کہ گھر والے اسے عقد ثانی کا مشورہ دے رہے ہیں پہلے یہ صرف مشورہ تھا۔ آہستہ آہستہ اس مشورے نے اسرار کی صورت اختیار کر لی بیٹھے بیٹھے عالیہ کو سمجھایا جانے لگا۔ عالیہ یہ پہاڑ سی زندگی بغیر کسی سہارے کہ کیسے گزارو گی۔ ابھی تمھاری عمر ہی کیا ہے بتیس سال کی عمر بھی کوئی عمر ہوتی ہے...... آج کل تو بیشتر گھرانو اس عمر میں میں لڑکیوں کی شادی ہوتی ہے تمھاری بیٹی کو بھی کسی مضبوط پناہ گاہ کیضروت ہے تمھاری یہ شکل صورت یہ عمر تمھارے لیے کوئی مصیبت کھڑی نہ کر دے زمانہ بہت خراب ہے اور تو اور عالیہ کہ سہاس سسر بھی اسے یہی مشورہ دے رہے تھے ان کا کہنا تھا...... ہمارے بیٹے کی زندگی کہ دن بس اتنے ہی تھے۔ خدا کی بھی یہی رضا تھی۔ لیکن ان کی بہو کس جرم کی پاداش میں اپنی باقی عمر یو ہی عمر غموں کں کو سینے سے لگائے گزار دے اور پھر عقد ثانی کوئی خلافِ شریعت تھا نہ خلافِ قانون لیکن عالیہ سب کہ مشورے سب کا اصرار سن کر یا تو پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیتی۔ یا پھر چیخ پڑتی۔ خدا کہ لیے کوئی مجھ سے نہ کچھ کہے مجھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کسی کے مشورے کی ضروت نہی میں جس حال میں بھی ہو مجھے رہنے دو۔ وہ لوگوں کہ مشورے کہ خلاف احتجاج کرتی تو کچھ دنو کہ لیے خاوشی چھا جاتی۔ لیکن پھر کچھ عرصے بعد وہ ہی سلسلا شروع ہو جاتا۔ شایک روز احمد کی امی نے ان سے کہا۔ بیٹے اگر تم کہو تو عالیہ کہ لیے تمھارا رشتہ لے کر جاؤ۔ احمد نے حیران ہو کر اپنی امی کی طرف دیکھا۔ امی نے پھر کہا۔ دیکھوں نہ بیٹے عالیہ کی کہیں نہ کہیں شادی ہو ہی جانی ہے...... سبھی کی خواہش ہے کیا ہرج ہے اگر وہ ہماری ہی بہو بن جا ئے۔ لیکن امی جب وہ شادی نہیں کرنا چاہتی ہو تو آپ سب کیوں اس کہ پیچھے پڑھ رہے ہے وہ تو نہ سمجھی کی باتیں کر رہی ہے کہ آخر ایسے کیسے زندگی گزارے گی اپنے جذبات اور احساسات کو عالیہ خود ہی سمجھتی ہو گی ابھی اس کہ زخم تازہ ہے اسے سنبھلنے میں وقت لگے گا آپ کیوں لوگ اپنی بات منوانے کہ لیے بضد ہیں۔ احمد یہ کہتے ہوئے۔ آرزودہ ہو گئے لیکن جانے کس روز احمد کی امی جہاں نے اپنے دل کی بات شریم بھائی تک پہنچا دی۔ عالیہ کہ کانوں تک بھی یہ بات پہنچی۔ اس نے سختی سے انکار کر دیا۔ لیکن اس کہ گھر والوں نے بھی ہمت نہ ہاری۔ احمد کہ گھر والو کہ بار بار اصرار

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے حیبہ کہ دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ احمد کی خماہش پر وہ لوگ ایسا کر رہے ہیں۔ ایک دن عالیہ نے فون پر احمد کی اچھی طرح خبر لے ڈالی۔ آپ نے آخر یہ کیا سلسلا شروع کیا ہے جب میں منع کر چکی ہو کہ مجھے اب شادی نہیں کرنی ہے تو پھر آپ لوگ میرا پیچھا کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔ جب میں باقی رشتوں کہ لیے انکار کر چکی ہو تو کہ آپ میں ایسے کونسے سرخاب کہ پر لگے ہوئے ہیں کہ جو میں آپ کہ لیے ہاں کر دو گی۔ آپ آخر کس خوش فہمی میں مبتلا ہے حیبہ اور معلوم نہیں کیا کیا بولتی رہی۔ احمد اپنی صفائی میں کچھ بھی نہ کہہ سکے وہ انہیں کچھ کہنے کا موقع دیتی تو وہ کچھ کہتے۔ وہ تو بس اپنی ہی سناتی رہی اور اس کہ بعد فون بند کر دیا۔ احمد نے کتنے عرصے بعد اس کی آواز سنی تھی کئی منٹ تک تو وہ کھوئے کھوئے سے رہے۔ شام تک احمد نے فیصلا کر لیا کہ وہ عالیہ سے خود ملے گے اور اسے بتائے گے کہ یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس میں وہ بالکل بے قصور ہیں انہیں جبرا کسی کہ اوپر مسلط ہونا پسند نہیں لیکن اگر عالیہ ذہنی طور پر اسے پسند کر لے تو اس سے بڑی خوش نصیبی کوئی نہیں۔ اس شام وہ شریم بھائی کہ گھر چلے آئے احمد کو دیکھتے ہی شریم بھائی کہ چہرے پر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مسکراہٹ بکھر گئی۔اپنے چاروں بچوں کا تعارف کرواتے ہوئے شریم بھائی نے کہا۔یہ ہیں تو

تمھارے انکل لیکن اس گھر کا یہ راستہ بالکل بھول گئے تھے۔آج معلوم نہیں کیسے ادھر آہ گئے احمد

کہ چہرے پر نہ کوئی شرمندگی تھی نہ کوئی مسرت ہونٹوں پر بے جان سی مسکراہٹ بکھرے وہ

شریم بھائی کہ بڑے بیٹے اشعر سے ہاتھ ملاتے ہوئے دھیمے لہجے میں اس کا حال پوچھتے رہے شریم

بھائی نے اپنی بیٹی ماہ رخ سے کہا ماہ رخ بیٹے اندر سے اپنی امی اور عالیہ پھپھوں کو بلا لاؤ برآمدے

سے آتی ہوا ایک دس گیارہ سال کی بچی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شریم بھائی نے کہا یہ عالیہ کی

بیٹی ہے احمد۔پھر انھوں نے اسے بڑے پیار سے اپنے قریب بلا کر بٹھاتے ہوئے کہا۔بیٹی یہ

تمھارے انکل ہیں آداب اس نے بڑی سندگی سے کہا وہ عالیہ کی ہمشکل تھی احمد چند سکینڈ اس کی

طرف دیکھتے رہے تھوڑی دیر بعد بھابھی بھی باہر آگئی لیکن عالیہ نہ آئی احمد تھوڑی دیر بیٹھ کر گھر

جانے کہ لیے اٹھے تو شریم بھائی نے کہا اگر تم عالیہ سے ملنا چاہوں تو اندر جا کر مل لو احمد نے صاف

گوئی سے کہا مجھے اور تو کچھ نہیں کہنا صرف اپنی صفائی پیش کرنی ہے شریم بھائی نے حیران ہو کر پو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چھا کس بات کی صفائی۔آجعالیہ نے فون کر کہ مجھے خاصی خبر لی ہے ان کا خیال ہے کہ آپ لوگ

میرے اکسانے پر انہیں شادی کہ لیے مجبور کر رہے ہیں بھابھی نے کہا۔وہ بے چاری اصل میں ذہنی

طور پر پریشان ہے شریم بھائی افسردہ ہو کر بولے عالیہ تو نہ سمجھی کی بات کر رہی ہے۔احمد تم بتاؤ ہم

اس کی بات مان کر اسے اس کہ حال پر کیسے چھوڑ دے احمد نے کہا۔لیکن جبر کرنا بھی تو مناسب

نہیں شریم بھائی نے کہا بہر حال ہم نے اس کی شادی تو کہیں نہ کہیں کرنی تو ہے تم ہی سمجھاؤ شاید

تمھاری بات مان لے بھابھی نے کہا احمد بھائی آپ کا بڑا احسان ہو گا اگر آپ عالیہ کو سمجھا کر کسی طر

ح اس آمدہ کر لیں عالیہ کی شادی کہ سلسلے میں گفتگوں کرتے ہوئے وہ اس وقت یہ بھول ہی گئے تھے

کہ اس کی بیٹی قریب ہی بیٹھی ہے۔وہ ایک دم بول پڑی نہیں میری امی شادی نہیں کریں گی وہ تو

بس میرے ابو کو ہی یاد کرتی رہتی ہے شریم بھائی نے ایک دم اسے سینے سے لگا لیا اور بولے تم ابھی

بہت چھوٹی ہو ان سب باتوں کو سمجھنے کہ لیے۔لیکن وہ اپنی کہی گئی۔اگر میری امی نے شادی کر لی

تو میں کس کہ پاس رہوں گی بھابھی نے کہا تم اپنی امی کہ پاس ہی رہو گی بیٹی۔نہیں ممانی جان

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میری سہلی کی امی نے شادی کرلی تھی میری سہلی انم کہ دوسرے ابو اس بالکل پیار نہیں کر

تے۔شریم بھائی نے کہانہیں بیٹی ایسا کیسے ہوسکتا ہے وہ ضرو اسے پیار کرتے ہونگے آخروہ اس کہ

ابو ہے ماموں وہ اس سے پیار نہیں کرتے انم بتارہی تھی کہ اس کہ ابو کہتے ہے کہ اس سے میری کیا

رشتےداری ہے یہ نہ میری بیٹی ہے نہ میں اس کا باپ ہوں شریم بھائی نے اس کی توجہ دوسری

طرف کرتے ہوئے کہا اچھا تم جکرا اپنے بھائی بہنوں سے کے ساتھ کھیلوں دیکھوں وہ شاید تتلی پکڑ

رہے ہیں وہ سب کچھ بول کر اڑتی ہوئی رنگ برنگی تتلی کی طرف بھاگ گئی۔احمد اندر چلے گئے۔دو

تین دعفہ دستک دینے پر عالیہ اٹھ کر دروازے کے قریب آئی۔احمد کو دیکھ کر وہ سوچ میں پڑگئی

شاید سوچ رہی تھی کہ انہیں اندر بلائے یا نہ بولائے۔آخر کار چند سکینڈ کہ بعد اس نے ایک طرف

ہٹ کر اندر آنے کا راستہ دیا تشریف رکھے اس نے کرسی کی طرف اشارہ کیا احمد اس کی طرف دیکھ

رہے تھے کتنی بدل گئی تھی وہ۔سفید ملگجی ساڑی۔بکھرے ہوئے بال اجڑا ہوا چہرہ آنکھوں گرد

گہرے گہرے ہلکے احمد ان کہ چہرے سے نگائیں ہٹہ نہ بھول گئے ان کا ذہن بھٹک گیا یادوں کہ در

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پے واہ ہوگئے وقت کی اڑتی ہوئی دھول کے پیچھے سے ایک چاند سا چہرہ جگمگا رہا تھا۔ رجم پرستی پھوار

میں دو صاف و شفاف ہاتھ کہنیوں تک بھیگے جارہے تھے سرخ و سبز ی چوڑیوں سے قطرا قطرا پا

نی ٹپک رہا تھا ایک دھیمی مدہر آواز کی بازگشت کی آواز سنائی دے رہی تھی آپ کو بارش کیسی لگتی

ہے مجھے تو بے پناہ اچھی لگتی ہیعالیہ پوچھ رہی تھی کیسے آنا ہوا۔ وہ چونک پڑے اور بولے میں

تمھاری غلط فہمی دور کرنے آیا ہوں کیسی غلط فہمی۔ پھر احمد اپنی صفائی جو کچھ کہہ سکتے تھے کہتے

رہے وہ سر جھائے چپ چاپ سنتی رہی۔ احمد نے کہا سنوں عالیہ میں سچ مچ زبردستی کا قائل نہیں

لیکن اگر زندگی کہ کسی لمحے میں تم ذہنی طور پر خود کو آمادہ سمجھوں توں یہ میرے لیے بہت بڑی

خوش نصیبی ہوگی عالیہ نے کہا شاید میری زندگی میں ایسے لمحے آہ ہی نہ سکیں۔ احمد نے کہا وقت

بڑی عجیب چیز ہے ہم بالکل نہیں جانتے کہ آنے ولے لمحوں میں کیا ہو جائے گا تو یہ سچ ہی ثابت

ہوا۔ وقت نہ کس انداز سے کروٹ بدلی۔ عالیہ کہ بار بار سختی سے انکار کرنے کہ باوجود احمد کی ہو

گئی وہ اپنی تقدیر کہ لکھے کو مٹا نہیں سکتی تھی اس کی قسمت میں یہی لکھا تھا کہ وہ ایک با پھر دلہن

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بنے۔ سووہ مجبور ہو گئی احمد بہت مطمن تھے۔ لیکن وہ عالیہ وہ مہینوں تک اپنے آپ کو نہ سمجھا سکی۔

نہ سنبھال سکی۔ اس کہ نزدیک یہ تقدیر کا مذاق تھا بہت بھیانک مذاق۔ تقدیر کہ اس بھیانک مذاق

کہ ساتھ سمجھوتا کرنا اسے بہت دشوار لگتا تھا لیکن وقت اس کہ انداز انوکھے ہیں وہی زخم بھی دیتا

ہے وہی مرہم بھی وہی درد بھی دیتا ہے اور درد کا دماں بھی بنتا ہے۔ عالیہ نے بھی حالات کہ ساتھ

سمجھوتا کر لیا۔ احمد کی رفاقت می ں زندگی کسی اور ہی انداز سے گزرنے لگی۔ عالیہ کو احمد سے ہر

خوشی ملی لیکن احمد کی محرومی کا احساس اسے کبھی کبھی آزردہ کر دیتا تھا ان کی قسمت میں اولاد کی

خوشی نہیں لکھی تھی عالیہکہ ہاں تین بیٹوں کی ولادت ہوئی مگر وہ دو تین مہینوں سے زیادہ نہ جی

سکے آخری بیٹے کی پیدائش کہ وقت کچھ ایسی پچیدگیاں ہو گئی کہعالیہ پھر ماں بننے کے قابل نہ

رہی۔ عالیہ کو اس بات کا بہت دکھ تھا مگر احمد کو اس کی خوشی اس کی زندگی بہت عزیز تھیعالیہ جب

بھی اس بات کا تذکرہ کرتی تو احمد ہنس کہ کہتے ایسی بات مت کرو عالیہ مجھے بڑی تکلیف ہوتی ہے

اگر مگر کچھ نہیں انم ...... حیبہ میری بیٹی نہیں ہے بیٹیاں بیٹوں سے زیادہ پیارح ہوتی ہے مگر احمد

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کی موجودگی می ں مجھے کسی کمی کسی محرمی کا احساس نہیں ہوتا۔بیٹے بہت بے مروت ہوتے

ہیں۔بیٹیاں ہمدرد غمگسار اور تنہائی کی ساتھی ہوتی ہے۔احمد حیبہ کو سچ مچ چاہتے تھے ان کی نئی کھو

ٹھی بن کر تیار ہوئی تو اس کا نام بھی انھوں نیحیبہکہ نام پر حیبہ منزل رکھا ان کہ ہر انداز سے حیاں

تھا کہ وہ انم کو دیوانہ وار چاہتے ہیحیبہ بیٹیحیبہ بیٹے کہتے ان کی زبان ہی نہیں تھکتی تھی وہ تھی بھی

بڑی خاموش طبعیت اور چپ چاپ سی لڑکی اپنے جذبات کا اظہار کرنیا شاید اس نے سیکھا ہی نہیں

تھا شریم بھائی اپنی فیملی کہ ساتھ دبئی جا کہ شفٹ ہو گئے تھے تو وہ اور بھی گم صم ہو گئی لیکن جب

کچھ عرصے بعد اس کی بڑی خالہ آپا چھوٹے ماموں انجم بھائی کراچی آ گئے تو اس کی خاموشی ختم ہو

ئی اور جب اس کی پھوپھی بھی کافی عرصے بعد وطن واپس آگئی تو تو اس کا چہرہ اور کھل اٹھا لیکن اس

کہ چہرے پر یہ کیفیت اپنی خالہ ماموں اور پھوپھی کی موجودگی ہی میں نظر آتی تھی گھر میں تو اس کا

وہی انداز تھا خاموشی سا۔وقت کا ایک طویل کارواں گزر گیا سب کی اولادیں جوان ہو گئی حیبہ بھی

بڑی ہو کر بالکل عالیہ کی طرح خوبصورت نکلی تھی احمد کی زندگی میں ایک شام ایسی آئی کہ ان پر درد کا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک کوہ گراں آپڑا۔عالیہ ان سے ہمیشہ کہ لیے بچھڑ گئی کبھی نہ آنے کہ لیے اس نے آنکھیں بند

کرلی کبھی نہ کھولنے کہ لیے احمد کا دماغ ماؤف ہو گیا ان کی سمجھ می ں نہیں آتا تھا کہ کہ۔اپنے آپ کو

سنبھالے یاں حیبہکو سنبھالیں وقت کس طرح گزر گیا۔تھا انہیں حیرت ہوتی تھیعالیہ ان کہ لیے

درد ا کا جلتا ہوا صحرا چھوڑ گئی تھی مگر انہیں ایک اطمینان سا تھا کہ درد کہ اس جلتے صحرا میں وہ تنہا

نہیں تھے ا حیبہبھی تو تھیعالیہ کی نشانی۔انھوں نے یہ سوچ کر خدا کا شکر ادا کیا کہ ان کہ پاس ان کی

پرسے کہ لیے آئے ہوئے لوگ ایک ...... بیٹی تو تھی ان کہ درددکھ اور ان کہ تنہایوں کی ساتھی

ایک کر کہ رخصت ہو گئے تب ایک روز وہ حیران رہ گئے بات ہی حیران ہونے کی تھی حیبہ نے خو

اہش ظاہر کی تھی کہ وہ ہوسٹل میں وہے گی۔اس کا کہنا تھا کہ وہ ہوسٹل میں رہے گی اس کا کہنا تھا

کہ ہوسٹل میں رہنا اس کی خواہش ہے بقول اس کہ کہ اس نے عالیہ سے بھی بارہا اپنی اس خواہش کا

ذکر کیا تھا لیکن اس نے انکار کر دیا احمد سوچ میں پڑھ گئے انھوں نے اسے بہت سمجھایا اپنے اکیلے

پن اور تنہائی کا احساس کر یا۔مگر حیبہ کہ اوپر کسی بات کا کوئی اثر نہ ہوا اس کا انداز التجا کرنے کا سا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

احمد مجبور ہو گئے پھر انھوں نے حیبہ کو سمجھانے کہ بجائے اپنے آپ کو سمجھایا۔ میں اتنا خود غرض کیوں ہو گیا ہو محض اپنی تنہائی اور اکیلے پن کو دور کرنے کہ لیے اسے ہاسپٹل میں رہنے کی اجازت نہیں دے رہا ایک طرف تو اس سے بے پناہ محبت کا دعوی اور دوسری طرف یہ انداز کہ اس نے پہلی بار کسی خواہش کا اظہار کیا تو اسے پورہ کرنے سے انکار۔ انھوں نے اپنے آپ کو ملامت کرتے ہوئے حیبہ کو ہاسپٹل میں رہنے کی اجازت دے دی ہاسپٹل میں شفٹ ہونے کہ بعد سے حیبہ نے یہ انداز اختیار کیا تھا کہ وہ جمعرات کی شام کو بجائے حیبہ کا ٹج آنے کہ بجائے اپنی خالہ کہ گھر چلی جا تی اور کبھی اپنی پھوپھی کہ گھر رہ جاتی۔ احمد سے ملنے کہ لیے وہ جمعے کی صبح کو نو دس بجے آتی اور شام ڈھلنے سے پہلے چلی جاتی۔ احمد وہ پورا ہفتہ انگلیوں پر گن گن کر گزار دیتے مگر جب وہ آتی تو اس قدر محتاط رہتی اور نپی تلی بات کرتی کہ وہ ہی چپ ہو کر رہ جاتے۔ احمد سمجھتے تھے کہ خاموش رہنا اس کی عادت ہے اور ادھر عالیہ کی وفات کہ بعد اس کی اور بھی زیادہ خاموشی کو وہ سمجھتے تھے کہ اس کو اپنی ماں کی موت کا بہت دکھ ہے۔ مگر آج حیبہ کی ڈائری کہ چند اوراق پڑھ ان کی آنکھیں کھل گئ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھیں پردہ ہٹ گیا تھا رخ پر پڑھا ہوا نقاب الٹ گیا تھا۔وہ جیسے دیکھ کر احمد جیتے تھے......وہ جس کی

ماجودگی کہ احاس نے ان کہ دل سے اپنے تینوں بیٹوں کی محرومی کا احساس مٹا دیا تھا وہ ان سے کیتنی

میرے اور ان کہ درمیان بھلا رشتہ ہی کیا ہے وہ میرے باپ نہیں ......دور یتھی اس نے لکھا تھا

میں ان کی بیٹی نہیں۔وہ تو صرف میری امی کہ شوہر ہیں دوسرے شوہر۔اپنی کہ دوسرے شوہر کو

اپنا باپ کہتے ہوئے میرا اعتماد ہمشہ سے ہی متزل رہا ہے۔باپ اور بیٹی کا رشتہ تو بڑا مقدس ہوتا ہے

اس رشتے پر تو اندھا اعتماد ہوتا ہے کبھی بھولے سے بھی ذہن میں یہ خیال نہیں آتا کہ یہ شخص سچ مچ

میرا محافظ ہے بھی کہ یا نہیں۔یا؛ہ ہماری پناہ گاہ بھی ہے یا نہیں۔جبکہ کہ میں احمد صاحب کہ وجود

جب بھی اپنے ذہن کو اس ......سے ہی ہمیشہ خائف رہی ہوں۔بے بناہ ڈری ہوئی سہمی ہوئی سی

بات پر آمادہ کرنا چاہا کہ احمد صاحب میرے باپ ہے دل میں ان بے شمار پڑھ ہوئے قصوں کا خیال

آجاتا ہے جن ماؤں کہ دوسرے شوہر ان کی بٹیوں کہ محافظ نہیں۔لیٹرے ثابت ہوتے ہیں۔......

دل کو بار بار سمجھایا کہ دنیا ابھی اچھے لوگوں سے کھالی نہیں ہوئی۔پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تیں۔ لیکن یہ وہم یہ ڈر یہ خوف کبھی دل ودماغ سے نکلا ہی نہیں کہ جو یہ میری امی کہ دوسرے شو ہر کا روپ ہے بے حد شفیق مہرباں اور محبت کرنے والے باپ کا یہ بالکل جھوٹا ہے ایک کھول چڑھا ہوا ہے کسی بھی لمحے یہ کھول اترے گا اور میرے سامنے شفیق اور مہربان محبت کرنے والے باپ کے بجائے ایک لیٹرا کھڑا ہو گا ایک بھیڑیا کھڑا ہو گا۔ بس اس لمحے کہ تصور سے خوفزدہ ہو جا تی ہوں۔ الفاظ تھے کہ سنسناتے ہوئے تیر۔ جملے تھے کہ تیز نوکیلے برچھے تحریر تھی کہ بھٹی میں تپائی ہوئی گرم گرم سلاخیں۔ سنسناتے ہوئے تیر احمد کہ دل میں پیوست ہو گئے تھے۔ تیز نوکیلے برچھے دماغ میں چبھ گئے تھیاور تپائی ہوئی گرمگرم سلاخیں ان کہ وجود کو سرتاپا داغ دار کیے دے رہی تھیں۔ اپنے بیستر پر وہ آڑے ترچھے لیٹے وہ سوچھے جا رہے تھے خداوند تمام عمر کی شرافت اور پارساءي کا یہ صلا۔ انسان کینا حقیر ہے اور بے بس۔ کتنا۔ میں تو سمجھتا تھا کہ دوسری بیوی ہونا ہی پل صراط پر چلنا ہے غریب عورت تمام عمر ٹیڑی ترچھی نگاہوں کہ وار سہتی رہتی ہے لیکن آج احسا س ہوا کہ دوسرا شوہر ہونا بھی شاید نا قابل معافی جرم ہے۔ میں تو اپنی دل کی اور اپنی روج کی تمام

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تڑپا کیز گیوں کہ باوجود آج خود اپنی نگاہوں میں گر گیا ہوں میری عمر کی یہ منزل جب کہ شاید

اور روح کا اتنا شدید گھاؤ۔اس گھاؤ اس زخم کو ......زندگی کہ لحد کا فاصلہ بھی بہت کم رہ گیا ہے اور

میں سہہ بھی سکوں......یہ میری شفقتیں یہ میری محبتیں یہ میرے جذبات۔سچے موتیوں

ان کی آنکھوں کہ گھوشے بھیگ گئے۔دو آنسوں کنپٹیوں سے .کیا بدار۔میرے معبود تو گواہ رہنا

بہتے ہوئے ان کہ سفید بالوں میں جذب ہو گئے۔انھوں نے انگلیوں کہ پوروں سے آنکھوں کہ گو

شوں کو صاف کیا اور اٹھ کر درچے میں آ گئے۔کتنا وقت گزر گیا تھا سوچوں کی رگذر پہ چلتے

چلتے۔رات کی سخت وسیہ باہیں ہر سمت پھیلی ہوئی تھیں۔سرسراتی ہوئی ہواؤں میں بڑا المناک

شور سا تھا دم بخود بیٹے ہر لمحے چونک چونک پڑتے تھے چمپا کہ دو پھول بنا کسی آہٹ کہ درچے کی

چوکھٹ پر آہ گرے۔بادام کہ درخت جڑھے ہوئے چند سوکھے پتے جانے کو نسا درد بھرا راگ اسنا

تے ہوئے ہوا کہ دوش پر آگے بڑھ گئے۔نیلے آسمان پر چمکتا ہوا چاند چاندنی کا برستا ہوا غبار۔پھو

لوں کی مہک سب کچھ انہیں بے کل بے کل لگ رہے تھے احمد نے پلٹ کر سائیڈ ٹیبل پر سے اپنی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور عالیہ کی تصویر اٹھالی......چند سکینڈ انہیں دیکھتے رہے اور پھر بے دلی سے اسے بیستر پر ڈال دیا تھا

پھر انھوں نے ایک فیصلا کر لیا کہ وہ کل ہی ہاسٹل جا کر حیبہ سے کہہ دے گے۔حیبہ اگر میری

ذات پر تمھارا اعتماد اس قدر متزل ہے تو تمہیں سچ مچ اس گھر میں ایک لمحے کہ لیے بھی نہیں رہنا چا

تم آزاد ہو جہاں چاہوں رہوں اپنی خالہ کہ ہاں اپنے ماموں کہ ہاں یا اپنی پھوپھی کہ ہاں ...... ہیے

میں اپنی باقی ماندہ زندگی تنہایوں سے سمجھوتا کر کے گزار دھوں گا پورہ ایک ہفتے جب تم یہاں نہیں

ہو تیں ویرانی ہی برستی ہیتمھارے انتظار میں ایک ایک دن انگلیوں پر گزرتے ہوئے بھی تو مجھے یہ

احساس رہتا ہے کہ یہاں سناٹے گونجتے ہے اس گھر کی قسمت اگر یہی لکھا ہے تو یوں ہی سہی بے

شک یہاں سناٹے گونجتے رہے ہیں پر پھر کچھ سوچ کر انھوں نے اگلے دن اپنا سب کچھ حیبہ کہ نام

کر کہ خود انجانی منزل کی طرف نکل گئے ایک خط چھوڑ کہ حیبہ کہ نام سے۔......۔......۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ختم

شد

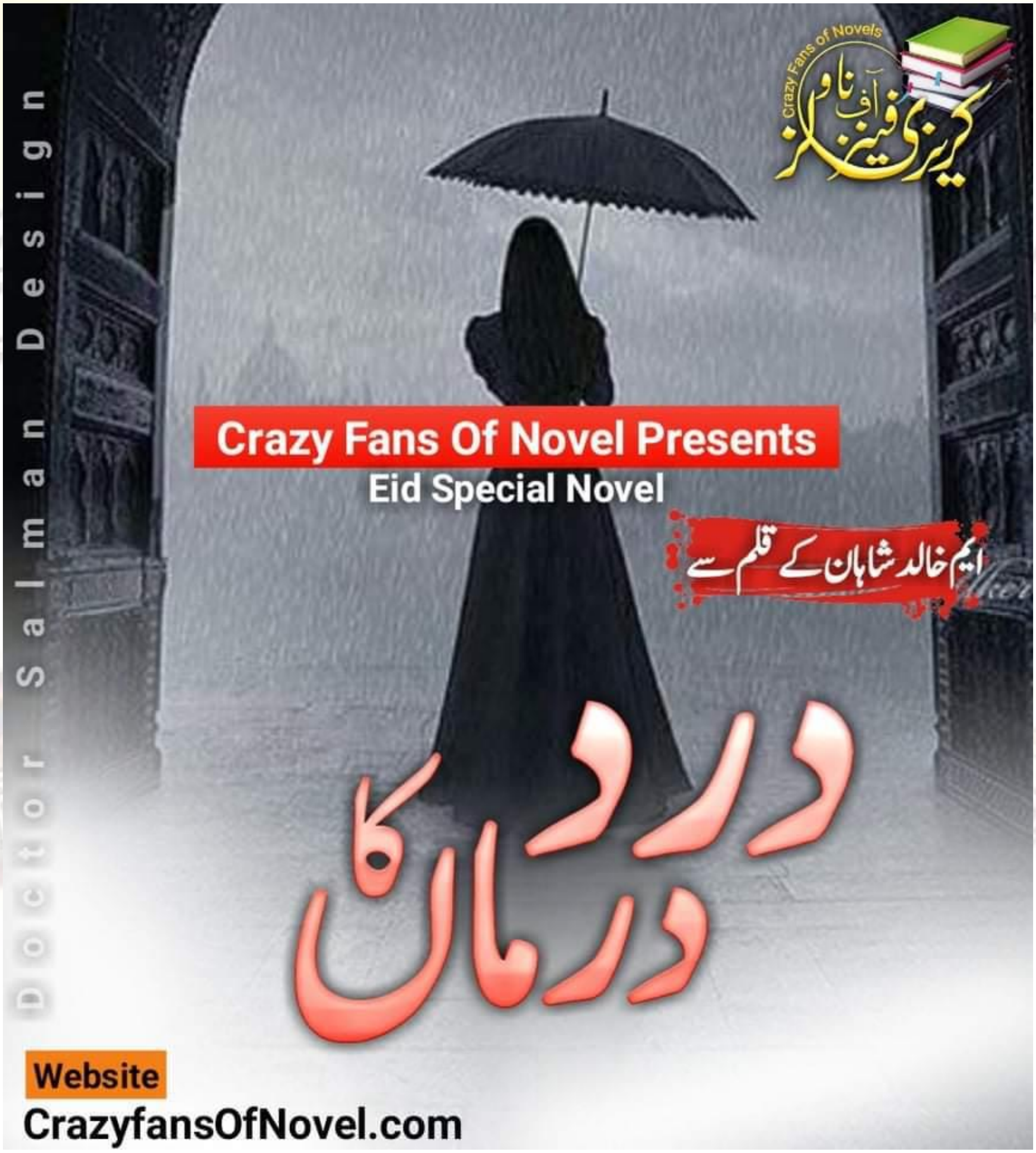

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہو گا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و

عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین

کریزی فینز آف ناول پبلیشرز

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel